باب نمبر 1

پاک صحائف کے متعلق بیان

1 - اگرچہ فطری علم اور تخلیق کے کام سے، خدا کی نیکی، حکمت اور قدرت کا ثبوت ملتا ہے اور انسانوں کے پاس خدا پر ایمان نہ لانے کا کوئی بہانہ نہیں رہتا۔ پھر بھی ان سے خدا کو یہ پسند آیا کہ وہ مختلف ذرائع سے خود کو ظاہر کرے- اور اس کے بعد سچائی کو محفوظ کرنے کے لیے اور اُس کے پھیلاو کے لیے اور انسانوں کی بگڑی ہوئی فطرت کے برخلاف کلیسیا کو قائم کرنے کے لیے اور اسکی ترقی کے لیے اور دُنیا اور ابلیس کے حسد کی وجہ سے اور لکھے ہوئے کلامِ مقدس کی اِس پاکیزگی کیلیئے جس سے پاک صحائف ہمارے لیے بہت اہم بن جاتے ہیں، خدا نے اپنی مرضی کو ظاہر کرنے کے تمام روایتی طریقوں کو بند کر دیا ہے۔

2 - لکھے ہوئے کلامِ مقدس یا پاک صحائف میں اب پرانے عہد نامہ اور نئے عہد نامہ کی درج ذیل کتابیں ہیں-

پرانا عہد نامہ: پیدائش، خروج، احبار، گنتی، استشنا، یشوع، قضاۃ، روت،

1 - سموئیل، 2-سموئیل، 1-سلاطین 2-

عزرا، نحمیاہ، آستر، ایوب، زبور، امثال، واعظ، غزل الغزلات، یسعیاہ، یرمیاہ، نوحہ، حزقی

ایل، ہوسیع، یوایل، عاموس، عبدیاہ، یوناہ، میکاہ، ناحوم، حبقوق،

صفنیاہ، حجی، زکریاہ، ملاکی

نیا عہدنامہ: متی کی انجیل، مرقس کی انجیل، لوقا کی انجیل، یوحنا کی انجیل، رسولوں کے اعمال، رومیوں کے
نام خط، 1-کرنتھیوں، 2-کرنتھیوں، گلتیوں، افسیوں، فلپیوں، کلسیوں،
1-تھسلنیکیوں، 2-تھسلنیکیوں، 1-تیمتھیس، 2-تیمتھیس، ططس، عبرانیوں، یعقوب، 1-پطرس،
2-پطرس، 1-یوحنا، 2-یوحنا، 3-یہوداہ، مکاشفہ
یہ سب کتابیں خدا کے الہام سے دی گئیں تا کہ ایمان اور زندگی قائم کی جائے-

3-وہ کتابیں جو عام طور پر اپاکرفا کہلاتی ہیں- خدا کا الہام نہیں ہیں اور پاک کتابوں میں شامل نہیں ہیں- اسلئے انہیں خدا کی کلیسیا میں کوئی اختیار نہیں ہے اور انکا اختیار اور ان کا استعمال ایسے ہی ہے جیسے کہ کوئی بھی اور انسان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر-

4-پاک کتابوں کا اختیار، جس پر ایمان رکھنا چاہئے اور ماننا چاہئے- انسان کی یا کلیسیا کی گواہی پر قائم نہیں ہے بلکہ مکمل طور پر خدا پر ہے جو پاک کتابوں کا مصنف ہے- اسلئے ہمارا اس پر ایمان ہے کیونکہ یہ خدا کا کلام ہے-

5-کلسیسیاں کی گواہی کی بدولت ہم پاک کتابوں کی انتہائی تعظیم کی طرف مائل ہو جاتے ہیں- پاک کتابوں کا آسمانی ہونا، پاک تعلیم کا پُراثر ہونا، کلامِ مقدس کے بیان کی عظمت، پاک کلام کے تمام حصوں کی آپس میں رضامندی، ایک ہی مقصد یعنی تمام جلال کو دینے کیلئے اور انسان کی نجات کیلئے ایک ہی راستے کی طرف اشارہ اور ایسی ہی اور بہت سی صفات جو کہیں اور نہیں ملتیں، اور کسی طرح کی غلطی کے بغیر تحریر

، یہ وہ تمام دلائل ہیں جو کہ کثرت سے شہادت دیتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام ہے- پھر بھی کلامِ مقدس کا لا خطا سچا اور الٰہی اختیار رکھنے کے بارے ہمارا ایمان اُس کام کی وجہ سے ہے جو روح القدس ہمارے دل میں خدا کے کلام کے ذرائع سے گواہی پیدا کرنے سے کرتا ہے-

6- تمام چیزوں کے بارے خدا کی مرضی پاک صحائف میں بیان کر دی گئی ہے جو کہ اس کے جلال ،انسان کی نجات ،ایمان اور زندگی کے بارے جاننے کے کیلئے ضروری ہے- اور پاک صحائف میں سے اس کی اچھی اور ضروری تشریح کی جا سکتی ہے-- جس میں کبھی کچھ بھی بڑھایا نہیں جا سکتا خواہ وہ روح کے نئے مکاشفے ہوں یا انسانی روایات ہوں- اور یہ بھی کہ ہم مانتے ہیں کہ کلامِ مقدس میں جو کچھ جیسا بیان کیا گیا ہے اس کی ویسے ہی نجات بخش سمجھ حاصل کرنے کیلئے روح القدس کا انسان کو اندر سے روشن کرنا ضروری ہے - اور یہ بھی کہ خدا کی عبادت کے متعلق ،اور کلیسیا کو چلانے کے متعلق اور عام انسانی اعمال اور انسانی معاشرہ کو چلانے کیلئے فطری علم اور کلامِ مقدس کے احکام پر قائم مسیحی قوانین کے متعلق مخصوص حالات ہیں اور ہمیں ہمیشہ ان حکموں کو دھیان میں رکھنا ہے-

7- کلامِ مقدس میں تمام چیزیں نہ تو خود مکمل ظاہر کی گئی ہیں اور نہ ہی انسانوں پر سب کچھ ظاہر کیا گیا ہے بلکہ صرف وہی چیزیں مکمل ظاہر کی گئی ہیں جو نجات اور ایمان کیلئے جاننا ضروری ہیں- ایسی باتوں کو مکمل ظاہر کر دیا گیا ہے اور کلامِ مقدس کے مختلف حصوں میں انکا بیان ملتا ہے- ان میں وہ تمام باتیں شامل ہیں جن کو ہم سمجھ گئے ہیں اور جن کو ہم ابھی تک پوری طرح نہیں سمجھ سکے یا انکے سطحی مطلب کو سمجھتے ہیں اور ان کو

مکمل سمجھنا چاہتے ہیں-

8-پرانہ عہدنامہ عبرانی زبان میں (جوکہ پرانے عہدنامہ کے لوگوں کی زبان تھی)
اور نیا عہدنامہ یونانی زبان میں (جوکہ اس وقت زیادہ تر قوموں میں جانی جاتی تھی)
خدا کے الہام سے نازل ہوا اور صرف اُسی کی حفاظت اور نگہبانی میں تمام زمانوں میں ملاوٹ سے پاک رکھا گیا ہے اس لیے یہ مستند ہے- اسلئے تمام مذہبی معاملات اور اختلافات میں کلیسیا کو خدا کے کلام کی طرف رجوع کرنا چاہئے لیکن چونکہ خدا کے تمام لوگ ان اصل زبانوں کو نہیں سمجھتے تھے مگر انکی دلچسپی کلامِ مقدس میں تھی اور جنہیں خدا کی طرف سے حکم ہوا کہ وہ خدا کے خوف میں رہ کر کلامِ مقدس کو پڑھیں اور اس کی تحقیق کریں اسلئے ان تمام اقوام کی زبانوں میں جن سے لوگ مسیحیت میں آئے تھے پاک صحائف کا ترجمہ کیا گیا- تاکہ خدا کا کلام ان میں کثرت سے پھیلے اور وہ اچھے طریقے سے خدا کی عبادت کرسکیں اور پاک صحائف کے باعث صبر اور اطمینان حاصل کریں اور اُمید پر قائم رہیں

-پاک صحائف کی تفسیر اور تشریح کا لاخطا قانون یا طریقہ خود پاک صحائف ہی ہیں- اور جب کبھی پاک صحائف کے کسی حصے کے پورے اور صحیح معنی کے بارے سوال اٹھے تو ہمیں پاک صحائف کے دوسرے حصوں سے اسکی تحقیق اور جانچ کرنی چاہئے-

-سب سے بڑا مصنف جسکی مدد سے تمام مذہبی اختلافات اور مسیحی مجلسوں کے احکام اور ابتدائی لکھاریوں کی رائے، آدمیوں کی تعلیم اور ہر ایک کی جُدا جُدا روح کی راہنمائی کی تصدیق کی جاسکے اور جس کی بات پر قائم رہا جاسکے کوئی اور نہیں بلکہ روح القدس ہے جوکہ پاک صحائف میں سے کلام کرتا ہے-

باب نمبر۲

خدااور پاک تثلیث کے متعلق بیان

1 -صرف ایک زندہ اور سچا خدا ہے

جو کہ لامحدوداور کامل ہےاور انتہائی مقدس روح ہے کوئی اسے دیکھ نہیں سکتا۔اسکا جسم یا مختلف حصے نہیں وہ بدلتا نہیں اس کی کوئی حد نہیں، وہ ابدی ہے، وہ سمجھ سے باہر ہے، قادر مطلق ہے۔سب سے زیادہ حکمت والا ہے-سب سے زیادہ پاک، آزاد اور یقینی ہے۔وہ سب کچھ اپنی مرضی کے مطابق جو بدلتی نہیں اور راست ہے اپنے جلال کو ظاہر کرنے کے لیے کرتا ہے۔وہ محبت سے بھرا ہے-وہ پُر فضل ہے-وہ رحیم ہے، اس کی برداشت کی انتہا نہیں، شفقت اور سچائی میں غنی ہے، گناہ، خطا اور بدکاری کو بخشنے والا ہے-جو پورے دل سے اس کی تلاش کرتے ہیں انہیں بدلہ دیتا ہے۔ان سب کے علاوہ، عادل منصف ہے اور قہر میں عدالت کرتا ہے-ہر طرح کے گناہ سے نفرت کرتا ہے جو کہ گنہگار کو ہرگز بے سزا نہ چھوڑے گا-

-تمام برکت، نیکی، جلال، اور زندگی خدا میں سکونت کرتے ہیں اور وہ قائم بالذات ہے-وہ مخلوقات سے کوئی مدد نہیں لیتا جنہیں اُس نے تخلیق کیا ہے اور نہ ہی وہ اس کا جلال ہیں بلکہ اُن میں اُن پر اور اُن کے وسیلہ وہ اپنا جلال ظاہر کرتا ہے-ہر شہ موجود ہے خدا اس کا سر چشمہ ہے-اُس میں اُس کے لیے اور اُسکے وسیلہ سے سب کچھ ہے-اور وہ تمام چیزوں پر قادر مطلق ہے-اور وہ ان میں اور ان کے لیے اور ان کے

وسیلہ سے وہی کرتا ہے جو اسے پسند آتا ہے۔ اُسکے سامنے سب کچھ کھلا اور ظاہر ہے۔ اس کے علم کی انتہا نہیں ہے۔ اس کا علم لاخطا ہے اور کسی مخلوق پر منحصر نہیں ہے۔

پس اُس کے متعلق کچھ بھی غیر معین اور غیر یقینی نہیں ہے۔ وہ اپنی تمام مرضی، اپنے کاموں اور حکموں میں پاک ترین ہے۔ اسکی خوشی اس میں ہے کہ تمام فرشتے، انسان اور تمام دوسری مخلوقات اسکی عبادت، خدمت اور فرمابرداری کریں۔

3۔ خدا کی الوہیت واحد ہے جس میں تین اقنوم ہیں جنکا جوہر، قدرت اور ابدیت ایک ہی ہے۔

خداباپ، خدا بیٹا، اور خدا روح القدس

خداباپ نہ تو پیدا ہوا ہے اور نہ ہی کہیں سے صادر ہوا ہے۔ خدا بیٹا ابتدا ہی سے خداباپ کے ساتھ ہے۔

خدا روح القدس ابتدا ہی سے خداباپ اور خدا بیٹے سے آیا ہے۔

باب نمبر۳

خدا کی ابدی مرضی کے متعلق بیان

1-خدا نے اپنی قادر، ابدی، آزادانہ اور حکمت سے پُر مرضی کی مصلحت سے جو کچھ ہو رہا ہے سب کچھ ابتدا ہی سے مقرر کر دیا ہے-لیکن خدا گناہ کا خالق نہیں ہے اور نہ ہی اس نے گناہ کو پہلے سے مقرر کیا ہے-اور نہ ہی وہ مخلوقات کی آزاد مرضی کے خلاف ہے-یہ خیال انسان کی آزادی اور علتِ ثانوی یعنی ناگہانی آفت اور واقعات کو رد نہیں کرتا بلکہ قائم رکھتا ہے-

2-اگرچہ خدا جانتا ہے کہ تمام ممکنہ حالات میں کیا کچھ وقوع میں آ سکتا ہے تاہم اس نے سب کچھ پہلے سے اس بنیاد پر مقرر نہیں کیا تھا کہ وہ پہلے ہی جانتا تھا کہ مستقبل میں کیا ہوگا یا کس طرح کے حالات کیسے نتائج پیدا کر سکتے ہیں-

3-خدا کی مرضی کے مطابق اور اُسکے جلال کے اظہار کے لیے کچھ آدمی اور فرشتے پہلے ہی سے ہمیشہ کی زندگی کیلئے مقرر کر دیے گئے ہیں اور باقی ہمیشہ کی موت کے لیے مقرر کیے گئے ہیں-

4-یہ فرشتے اور انسان پیشتر سے مقرر کیے گئے اور برگزیدہ ٹھہرائے گئے ہیں-
ان کی تعداد مخصوص اور یقینی ہے یہاں تک کہ اسے نہ تو بڑھایا جا سکتا ہے
اور نہ ہی گھٹایا جا سکتا ہے-

5- وہ جو آدمیوں میں سے ہمیشہ کی زندگی پیشتر ہی سے مقرر ہوئے
ہیں- اس سے پیشتر کہ جہاں کی بنیاد رکھی جاتی، اُس کے ابدی اور ابتدیل
مقصد کے مطابق اور اسکی خاص مصلحت اور اسکی مرضی کی خوشی سے مسیح
یسوع میں ہمیشہ کے جلال کیلیئے چن لئے گئے ہیں- ایسا اسلیئے نہیں ہوا کہ
خدا نے پہلے ہی سے انکے ایمان کو دیکھ لیا تھا اور انکے نیک کاموں کی وجہ
سے انہیں مقرر کیا یا ان دونوں میں سے کسی ایک وجہ کے باعث یا مخلوقات
میں کسی اور خوبی کے باعث یا کسی اور وجہ کے باعث جس نے خدا کو انہیں
پیشتر سے مقرر کرنے پر مجبور کیا بلکہ خدا نے یہ سب کچھ اپنی مرضی کے جلال
کے اظہار کے لیے کیا-

6- جیسا کے خدا نے برگزیدوں کو جلال کیلیئے مقرر کیا ہے- تو اس نے اپنی ابدی
اور آزاد مرضی کی مصلحت سے سب کچھ پیشتر سے مقرر کیا ہے- اسلیئے جو برگزیدہ ہیں
آدم میں تو گرائے گئے لیکن مسیح میں بچائے گئے ہیں- وہ اس ایمان کی حالت میں
مسیح یسوع میں بلائے ہیں جو روح القدس کی بدولت ان میں پیدا ہوا-
وہ راستباز ٹھہرائے گئے ہیں، لے پالک ہوئے، ان کی تقدیس کی گئی ہے
اور اُس کی قدرت سے ایمان کے وسیلہ نجات کیلیئے محفوظ کئے گئے ہیں صرف برگزیدہ
ہی مسیحی کے وسیلہ بچائے گئے، بلائے گئے، راستباز ٹھہرائے گئے، لے پالک ہوئے، مقدس کئے گئے اور
چھڑائے گئے ہیں نہ کہ کوئی دوسرا-

7- خدا کو آیا کہ وہ اپنی مرضی کی مصلحت سے جو انسانی سمجھ سے باہر ہے باقی تمام انسانوں سے اپنے رحم

کو باز رکھے۔ اُسے پسند آیا کہ تمام مخلوقات پر اپنی قادرِ مطلق قدرت کے جلال کیلئے ایسا کرے۔ اور اُنہیں چھوڑ دے اور اُنہیں گناہ کی سزا پانے کے لئے نافرمان ہو کے دے تاکہ اس کے جلالی عدل کی

ستائش ہو۔

8۔پیش تقرری کی اس تعلیم کو جو کہ خدا کا بڑا بھید ہے نہایت احتیاط سے اختیار کرنے کی ضروری ہے۔ کیونکہ آدمی خدا کی مرضی کو جان رہا ہے جو کہ اس کے پاک کلام میں ظاہر کی گئی ہے اور ہمیں اس پُر اثر بلاوا کی جو کہ ابدی برگزیدگی کی یقین دہانی کرواتا ہے، مکمل فرمانبرداری کرنی چاہئے۔اس تعلیم سے خدا کی ستائش، عزت وتکریم اور بڑائی ہونی چاہیے۔اور یہ تعلیم ان سب کیلئے جو خلوص دل سے انجیل کے فرمانبردار ہیں، فروتنی، بزرگی اور بھرپور تسلی کا باعث ہے۔

باب نمبر۴

تخلیق کے متعلق بیان

1-خدا باپ، بیٹا اور روح القدس کو یہ پسند آیا کہ وہ ابتدا میں اپنی ابدی قدرت اور حکمت اور نیکی کے جلال کے اظہار کیلئے، چھے دن کے عرصہ میں بے وجود سے سب کچھ یعنی دُنیا اور اس میں تمام نظر آنے والی اور نہ نظر آنے والی چیزوں کو وجود میں لائے- خدا نے سب کچھ اچھا بنایا-

2-جب خدا سب کچھ تخلیق کر چکا تو اس نے انسان کو مرد اور عورت بنایا- اسے حکمت والی اور لافانی روح بخشی جو اس کی اپنی صورت اور شبیہ پر، علم، راستبازی اور سچی پاکیزگی سے بھرپور تھی-

خدا نے انکے دل پر اپنی شریعت لکھی اور اسے پورا کرنے کی قدرت بخشی اور انہیں آزاد مرضی دی- اُنکے دل پر لکھی ہوئی شریعت کے علاوہ انہیں ایک اور حکم ملا کہ نیکی اور بدی کی پہچان کے درخت میں سے کبھی نہ کھائیں- جب تک انہوں نے یہ حکم مانا وہ خدا کی رفاقت میں خوش رہے اور تمام مخلوقات پر ان کا اختیار تھا-

باب نمبر۵

الٰہی پروردگاری کے متعلق بیان

1-خدا جو تمام چیزوں کا عظیم خالق ہے اپنی حکمت سے پرُ اور پاک پروردگاری سے تمام مخلوقات، کاموں اور تمام بڑی سے لیکر چھوٹی چیزوں کو سنبھالتا، پالتا اور راہنمائی کرتا اور سرپرستی کرتا ہے- اُس کی پروردگاری لاخطا علم اور اُسکی نہ بدلنے والی مرضی سے بھرپور ہے تاکہ اُسکے جلال، قدرت، نیکی، انصاف اور رحم کی ستائش ہو-

2-خدا کے علم سابق اور حکم کے بارے پہلی بات یہ ہے کہ اگرچہ سب کچھ جو وقوع میں آتا ہے لاخطا اور لاتبدیل ہے- تاہم دوسری بات یہ ہے کہ خدا اسی پروردگاری کے مطابق خدا اُنہیں اپنی حالت سے گرنے کا حکم کرتا ہے خواہ اسے ضرورت کہا جائے، آزاد مرضی کہا جائے یا پھر اتفاق کہا جائے-

3-خدا اپنی عام پروردگاری کے تحت اپنی خوشی سے جو کچھ اُس نے کیا ہے اُس کے بغیر، اُس کے علاوہ یا اُسکے خلاف اپنی آزاد مرضی سے کام کرتا اور ہونے دیتا ہے-

4-خدا قادرِ مطلق قدرت، سمجھ سے باہر حکمت اور بے حد نیکی اسکی پروردگاری میں ظاہر ہوتی ہے- یہاں تک کہ یہ پروردگاری انسان کے پہلے گناہ سے لیکر آدمیوں پر پھیلی ہوئی ہے-

یہ سب کچھ صرف اسلئے نہیں ہوتا کہ خدا ایسا ہونے کی اجازت دیتا ہے بلکہ اِس

کے ساتھ خدا کی حکمت اور قدرت شامل ہے۔اور خدا یہ سب کچھ بہت سے طریقوں سے اپنی پاکیزگی اور جلال کو ظاہر کرنے کیلئے سنبھالتا اور حکم دیتا ہے۔تاہم گناہ صرف مخلوق سے اسی صادر ہوتا ہے نہ کہ خدا سے جو کہ سب سے پاک اور راستباز ہے وہ نہ گناہ کا خالق ہے اور نہ گناہ کو پسند ہی کرنا ہے۔

5- حکمت سے محمور، راستباز اور پرُفضل خدا، بعض اوقات کچھ وقت کیلئے اپنے بچوں کو آزمائش میں اُنکے دل کی بدی میں بڑنے دیتا ہے تا کہ اُن کے گناہوں کے باعث اُن کو تنبیہ کر سکے اور وہ اپنے دل کی غلاظت اور لالچ کو معلوم کر کے خود کو حلیم کر سکیں۔اور خدا کی مستقل فرمانبرداری اختیار کر سکیں اور مستقبل میں گناہ کرنے سے احتیاط کریں اور یوراستبازی اور پاکیزگی قائم ہو سکے۔

6-خدا عادل منصف ہوتے ہوئے ریاکار اور خدا سے نہ ڈرنے والے لوگوں کے دل کو اُنکے ماضی کے گناہوں کے باعث سخت کر دیتا ہے اور اُن سے نہ صرف فضل کو روک لیتا ہے جس سے اُنکے دل جن پر شریعت لکھی ہے روشن ہو سکتے تھے بلکہ اپنی نعمتوں کو بھی اُن سے روک لیتا ہے۔اور اُن پر ظاہر کرتا ہے کہ اُنکی ریاکاری اُن کیلئے گناہ کو موقع دیتی ہے اور انہیں اُنکی خواہشوں، دنیا کی آزمائشوں اور شیطان کی قدرت کے حوالہ کر دیتا ہے اور ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنے دل کو سخت کر لیتے ہیں جبکہ ایسے لوگ بھی ہیں کہ خدا اُنہیں ایسے ہی چیزوں کے حوالہ کر کے اُنکے دل کو نرم کرتا ہے۔

7-جیسا کہ خدا کی عام پروردگاری تمام مخلوقات پر پھیلی ہوئی ہے۔اسلئے خاص طور پر یہ پروردگاری کلیسیاء کی دیکھ بھال کرتی ہے ہر شے میں کلیسیاء کیلئے بھلائی پیدا کرتی ہے۔

﴿17﴾

انسان کا گناہ، گراوٹ اور سزا کے متعلق بیان

1 ہمارے پہلے والدین نے شیطان کی آزمائش اور مکاری کے باعث بہکاوے میں آ کر اس درخت کا پھل کھایا اور گناہ کیا جسے کھانے سے منع کیا گیا تھا۔ خدا کو یہ پسند آیا کہ ان کے اس گناہ کو اپنی قادر مرضی کی مصلحت سے اپنے جلال کے اظہار کے لیے ہونے دے۔

2 اس گناہ کی وجہ سے وہ اپنی اصل راستبازی سے گر گئے اور کی رفاقت سے دور ہو گئے۔ اس لیے وہ گناہ کی حالت میں مردہ ہو گئے اور جسمانی اور روحانی طور پر تمام صفات میں آلودہ ہو گئے۔

3 تمام نسل انسانی کی جڑ ہوتے ہوئے جو گناہ اور اُسکا احساس ان میں تھا اُسی گناہ کے باعث موت اور الودہ فطرت ان کی نسل میں منتقل ہو گئی۔

4 ہم اس حقیقی گناہ آلودہ حالت کے باعث مکمل طور پر نالائق کچھ نہ کرنے کے قابل اور تمام نیکی کے دشمن بن گئے اور بدی کے مکمل جڑ گئے اور یہیں سے ہمارے وسلیہ تمام بدکاریاں ظاہر ہونے لگیں۔

5 یہ گناہ آلودہ فطرت اس زندگی میں بھی ان میں موجود ہے جو مسیح کے وسلیہ نئے سرے سے پیدا ہوئے ،معاف کیئے گئے اور بدلے گئے ہیں۔ اسلئے یہ زندگی اور اس میں کیے جانے سارے کام دراصل گناہ ہیں

6 حقیقی اور عملی دونوں گناہ خدا کی راست شریعت کے خلاف بدکاری ہیں اور شریعت کی مخالفت ہیں اور اپنی فطرت میں گناہ کرنے والے پر گناہ ثابت کرتے ہیں۔اس لیے وہ شخص خدا کے غضب اور شریعت کی لعنت کے قابل ٹھہرتا ہے جس کا نتیجہ اس دُنیا میں روحانی حالت میں اور ابدیت میں تمام دکھوں کے ساتھ موت ہے۔

باب نمبرے

انسان کے ساتھ خدا کے عہد کے متعلق بیان

1- خدا اور مخلوق کے درمیان فاصلہ اتنا زیادہ ہے کہ اگرچہ سمجھدار مخلوق اسے اپنا خالق مانتے ہوئے اسکی فرمانبرداری کرتی ہے پھر بھی وہ کبھی خدا کو خوش نہیں کر پاتے جسکے نتیجہ میں وہ اس سے برکت اور انعام حاصل کر سکیں- لیکن خدا کی طرف سے خاص مہربانی کی گئی اور خدا کو یہ پسند آیا کہ اس مہربانی کو اپنے عہد کے ذریعہ ظاہر کرے-

2- پہلا عہد جو آدمی کے ساتھ باندھا گیا وہ اعمال کا عہد تھا جس میں آدم کے ساتھ زندگی کا وعدہ کیا گیا تھا- اور ایسے ہی یہ عہد آدم کی اولاد کے ساتھ بھی تھا جس میں شرط یہ تھی کہ وہ کامل شخصی فرمانبرداری دکھائیں-

3- گناہ میں گر جانے کے باعث انسان اس قابل نہیں رہا تھا کہ وہ اس عہد کے وسیلہ زندگی حاصل کر سکے- اسلئے خدا کو پسند آیا کہ وہ دوسرا عہد باندھے جو کہ عام طور پر فضل کا عہد کہلاتا ہے- جس میں وہ تمام گنہگاروں کو مسیح یسوع کے وسیلہ نجات اور زندگی کی پیشکش کرتا ہے- اور اُن سے صرف توقع کرتا ہے کہ وہ اُس پر ایمان رکھیں کہ وہ انہیں بچا سکتا ہے- اور اُن سب سے اس کا وعدہ کرتا ہے جو کہ ہمیشہ کی زندگی کیلئے محفوظ کیے گئے ہیں اور اپنے پاک روح کو بھیجتا ہے تا کہ وہ اُس پر ایمان رکھ سکیں اور قائم رہ سکیں-

4-پاک صحائف میں فضل کے عہد کو بار بار وصیت نامہ
Testament کہہ کر مسیح کی موت کی طرف اشارہ کر کے بیان کیا گیا ہے جو
کہ اس وصیت کو جاری کرنے والا ہے- اور یہ وصیت اور اس کے ساتھ سب چیزیں
ابدی ہیں-

5-شریعت اور انجیل کے دور میں یہ عہد بار بار بیان کیا گیا تھا-شریعت کے دور
میں یہ عہد، وعدوں، نبوتوں، قربانیوں، ختنہ، کفارہ کے برے اور یہودیوں کو دیے
گئے بہت سی اقسام کے حکموں سے جو کہ مسیح کی آمد کو بیان کرتے تھے، ظاہر کیا گیا ہے۔
یہ وعدے اس وقت روح القدس کی مدد کی بدولت کار آمد اور پُر اثر تھے تا کہ
برگزیدہ آنے والے مسیح پر ایمان میں قائم رہیں اور ترقی کریں۔ جسکے وسیلہ انہیں
گناہوں کی پوری پوری معافی اور ابدی نجات حاصل ہوئی تھی۔ یہی پرانی وصیت یعنی Old
testament ہے۔

6-انجیل کے دور میں جب مسیح جو کہ عوضی ہے جو ظاہر ہوا تو یہ عہد کلامِ مقدس کی منادی
اور بپتسمہ اور پاک عشاء کے ساکرامنٹ پر عمل کرنے کے حکم سے باندھا گیا۔
اگرچہ یہ حکم تعداد میں تھوڑے ہیں اور ان پر بہت سادگی سے عمل کیا جاتا ہے۔ اور ان کی ظاہراً نمائش
کم ہے پھر بھی ان میں روح کی زیادہ معموری گواہی اور اثر ہے جو کے تمام
قوموں یعنی یہودیوں اور غیر قوموں کے لیے ہے۔ یہی نیا وصیت نامہ New testament
کہلاتا ہے۔ اس لیے فضل کے عہد دو نہیں ہیں بلکہ ایک ہی ہے جس کی اصل
ایک ہی ہے لیکن اظہار مختلف طریقوں سے ہوا۔

باب نمبر ۸

عوضی مسیح کے متعلق

1۔خدا کو یہ پسند آیا کہ وہ اپنے ابدی مقصد میں خداوند یسوع مسیح کو جو کہ اس کا اکلوتا بیٹا ہے۔انسان اور خدا کے درمیان عوضی کے طور پر چنے اور مقرر کرے۔وہ نبی، کاہن اور بادشاہ ہے۔ کلیسیا کا منجی اور سر ہے۔تمام چیزوں کا مالک اور دُنیا کا انصاف کرنے والا ہے۔اور ابدیت سے ہی وہ لوگ اس کی نسل ٹھہرائے گئے ہیں۔جنکو اُس نے وقت پورا ہونے پر نجات بخشی، بلایا، راستباز ٹھہرایا ،مقدس کیا اور جلال بخشا ہے۔

2-خدا کا بیٹا جو کہ تثلیث کا دوسرا اقنوم ہے اور خدا کے ساتھ ہمیشہ سے ہے۔
وہ خدا باپ کے برابر ہے اور اُس نے خدا باپ کی فطرت پر ہوتے ہوئے انسانی فطرت کو تمام انسانی صفات اور انسانی کمزریوں کے ساتھ اختیار کیا لیکن اُس میں گناہ نہیں تھا۔وہ روح القدس کی قدرت سے کنواری مریم کے رحم میں پڑا تا کہ دو کامل اور مختلف فطرتیں۔یعنی خدا کی اور انسان کی فطرت، ایک ہی شخصیت میں ایسے اکٹھی ہو جائیں کہ نہ تو ایک دوسرے کی جگہ لیں نہ ہی دونوں خلط ملط ہوں، دونوں کی علیحدہ پہچان باقی رہے اور کبھی جدا نہ ہو سکیں۔یہ شخصیت مسیح ہے جو کہ کامل خدا اور کامل انسان ہے اور وہی ایک خدا اور انسان کے بیچ درمیانی ہے۔

3-خداوند یسوع مسیح میں انسان کی فطرت اور خدا کی فطرت کا اتحاد ہے۔وہ

مقدس ٹھہرایا گیا اور روح القدس کے وسیلہ مسح کیا گیا اور علم وحکمت کے تمام خزانے اسی میں ہیں۔ خدا کو یہ پسند آیا کہ ساری معموری اسی میں سکونت کرے۔ اور وہ آخر تک پاک رہے اور مقدس رہے اور فضل اور سچائی سے بھرا رہے۔ اور عوضی ہونے کے عہدہ کو یقینی طور پر پورا کرئے۔

یہ عہدہ اس نے خود اپنے لیے نہیں مانگا تھا بلکہ خدا باپ کی طرف سے اسے یہ بلاوا ملا، جس نے تمام قدرت اور اختیار اس کے ہاتھ میں دے دیا اور اُسے اُس کام کو پورا کرنے کا حکم دیا۔

4- خداوند یسوع مسیح نے اپنی مکمل مرضی سے یہ عہدہ سنبھالا۔ وہ شریعت کے ماتحت ہو گیا اور اُسے کامل طور پر پورا کیا۔ اُس نے اپنی روح میں شدید غم اور تکلیف اور اپنے جسم میں دردناک دکھوں کو برداشت کیا۔ وہ مصلوب ہوا اور مر گیا، دفن ہوا اور موت کے قبضہ میں رہا لیکن اُس میں کوئی بدی نہ تھی، تیسرے دن وہ اُسی بدن میں جی اٹھا۔ جس میں اُس نے دکھ اٹھایا تھا اور اُسی بدن میں اوپر اٹھایا گیا جہاں وہ اپنے باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے اور گنہگاروں کی شفاعت کرتا ہے اور وہ دُنیا کے آخر میں آدمیوں اور فرشتوں کی عدالت کرنے کیلئے پھر آئے گا۔

5- خداوند یسوع مسیح نے کامل فرمانبرداری اور ازلی روح کے وسیلہ ایک ہی بار خود کو خدا کے سامنے قربان ہو کر پیش کر دیا اور آسمانی باپ کے انصاف کے تقاضے کو مکمل طور پر پورا کیا اور اُن سب کیلئے جنہیں خدا باپ نے اُسکے حوالہ کیا ہے نہ صرف

بحال کیا بلکہ آسمان کی بادشاہی میں ابدی وراثت کوخرید لیا ہے۔

6-اگرچہ نجات کا منصوبہ دراصل مسیح کے جسم اختیار کرنے کے فوراً بعد نہیں بنایا گیا

تھا بلکہ دُنیا کی ابتدا ہی سے اُس کی نیکی اور برکت کے وسیلہ باری باری تمام زمانوں میں ظاہر ہوتا رہا ہے۔ اسکے وعدوں، حکموں اور قربانیوں میں مسیح کو ظاہر کیا گیا ہے اور اُسے عورت کی نسل اور سانپ کے سر کو کچلنے کی علامت سے اور ازل سے ذبح کیے ہوئے برہ کی علامت سے جو کہ کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے ظاہر کیا گیا ہے۔

7- مسیح نے عوضی بن کر دونوں فطرتوں کے مطابق کام کیا اور ہر فطرت کے مطابق وہی کیا جو کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن فطرتوں کے اکٹھے ہونے کی وجہ سے، پاک کلام میں ایک ہی شخص کے بارے بیان ملتا ہے جس میں کبھی تو ایک فطرت ظاہر ہوتی ہے اور کبھی دوسری فطرت ظاہر ہوتی ہے۔

8- وہ سب جنکے لیے مسیح نے نجات خریدی ہے ان کیلئے اس نجات کے نتائج اور اثرات بھی یقینی ہیں۔ وہ ان کیلئے شفاعت کرتا ہے اور ان کیلئے کلامِ مقدس میں اور کلامِ مقدس کے وسیلہ سے نجات کے بھیدوں کو کھولتا ہے اور اپنے روح کے وسیلہ سے انہیں اس قابل بناتا ہے کہ وہ اس پر ایمان رکھ سکیں اور اسے مانیں۔ اور وہ روح القدس اور کلامِ مقدس کے وسیلہ انکے دل پر حکومت کرتا ہے۔ انکے دشمنوں پر اپنی قادر مطلق قدرت اور حکمت سے غالب آتا ہے اور یہ سب کچھ وہ ان طریقوں سے کرتا ہے جو اسکی اس حکمت کے جو انسانی سمجھ سے باہر ہے عین مطابق ہیں۔

باب نمبر ۹

انسان کی آزاد مرضی کے متعلق بیان

1- خدا نے انسان کی مرضی کو فطری آزادی بخشی ہے جو کہ نہ تو زبردستی لاگو کی گئی ہے اور نہ ہی ضرور ہی نیکی یا بدی ہی کرنے کی فطرت پائی جاتی ہے۔

2- انسان اپنی گناہ کے بغیر حالت میں آزاد تھا اور وہ سب کرنے کی قدرت رکھتا تھا جو کہ بھلا ہے اور خدا کو پسند آتا ہے لیکن اُس میں مستقل پاک رہنے کی صلاحیت نہ تھی اس لئے وہ گناہ میں گر سکتا تھا۔

3- انسان نے گناہ میں گر جانے کے باعث نجات بخش نیکی کرنے کی صلاحیت اور ارادہ کو مکمل طور پر کھو دیا۔ پس طبعی انسان ہوتے ہوئے سب کے سب نیکی سے گمراہ ہیں اور گناہ میں مردہ ہیں اور خود میں یہ قابلیت نہیں رکھتے کہ اپنی قوت سے خود کو درست کر سکیں۔

4- جب خدا کسی گہنگار کو بدلتا ہے اور اُسے فضل کے نیچے لے آتا ہے تو وہ اُسے گناہ کی غلامی سے آزاد کرتا ہے اور صرف اپنے فضل ہی سے اُسے اِس قابل کرتا ہے کہ وہ آزاد مرضی سے وہ کر سکے جو روحانی طور پر بھلا ہے۔ لیکن اپنے اندر گناہ آلودہ فطرت کے باعث وہ اِسے کامل طور پر نہیں کر سکتا اِس لیے وہ اپنے اندر صرف نیکی ہی کا ارادہ نہیں رکھتا بلکہ بدی کا ارادہ بھی رکھتا ہے۔

5- انسان کی فطرت صرف نیکی کرنے کیلئے کامل اور لاتبدیل اس وقت ہوگی

جب وہ جلالی حالت میں ہوگا۔

باب نمبر۱۰

پرُ اثر بلاوے کے متعلق

1-وہ جنہیں خدا کے پیشتر سے زندگی کیلئے مقرر کیا تھا۔اسے پسند آیا کہ صرف انہیں ہی اپنے مقررہ وقت پر اپنے پرُ اثر بلاوے سے بلائے۔اس نے ایسا کلام اور روح سے کیا اور انہیں مسیح یسوع کے وسیلہ، گناہ اور موت کی حالت میں سے نکال کر جس میں وہ فطری طور پر تھے، فضل اور نجات کے پاس لے آیا۔اُنکے ذہن کو روشن کیا تا کہ وہ خدا کے کاموں کو اپنی نجات کے لیے سمجھ سکیں۔ان میں سے پتھر کا دل نکال لیا اور انہیں گوشت کا دل عطا کیا۔انہیں نئی مرضی دی اور قادر مطلق قدرت سے انہیں نیک ارادہ بخشا اور انہیں یسوع مسیح کے پاس لایا تا کہ وہ آزاد مرضی سے خدا کے فضل کے پاس آئیں۔

2-یہ پرُ اثر بلاوا صرف اور صرف خدا کے مفت اور خاص فضل کی بدولت ہے نہ کہ انسان کی خوبیوں کی وجہ سے جو اُس میں پائی جاتی ہیں۔انسان تب تک اِس بلاوے کا جواب نہیں دے سکتا جب تک روح القدس اسے روحانی طور پر زندہ نہ کرے اور نیا نہ بنائے اور خدا کے فضل کو قبول کرنے کے قابل نہ بنائے جو اُس تک پہنچا ہے۔

3-وہ برگزیدہ بچے جو بچپن ہی میں وفات پا جاتے ہیں وہ یسوع مسیح کے وسیلہ اور روح القدس کے ذریعہ نئے بنائے گئے ہیں جو وہی کام کرتا ہے جو اُسے پسند آتا۔

ایسے ہی وہ اُن تمام برگزیدہ میں کام کرتا ہے جو خدا کے کلام کی منادی سے بلاوا کا صحیح جواب دینے کے قابل نہیں ہوتے۔

4-لیکن وہ جو برگزیدہ نہیں ہیں اگر چہ وہ پاک کلام کی منادی سے بلائے جاتے ہیں اور شاید وہ کلیسیا کے اجتماع میں روح القدس کے کاموں کو بھی دیکھیں پھر وہ بھی سچے دل سے مسیح کے پاس نہیں آتے اسلئے وہ بچائے نہیں جا سکتے۔لیکن وہ لوگ جو مسیح نہیں ہیں کیا وہ کسی اور طریقے سے خواہ وہ کچھ بھی ہو نجات پا سکتے ہیں یا اپنی زندگی کو فطری علم کے مطابق بنا سکتے ہیں یا جس مذہب سے ان کا تعلق ہے اس مذہب کے قوانین مان سکتے ہیں؟ ایسا ماننا کہ وہ ایسا کر سکتے ہیں قابلِ نفرت اور ناممکن ہے۔

باب نمبر ۱۱

راستباز ٹھہرائے جانے کے متعلق بیان

1- خدا نے جنہیں بلایا انہیں مفت راستباز ٹھہرایا۔ خدا نے اُن میں راستبازی نہیں ڈالی بلکہ اُن کے گناہ معاف کیئے اور اُن کو راستباز ٹھہرایا بھی اور راستباز قبول بھی کیا۔ ایسا اُن کی کسی خوبی یا نیک عمل کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ صرف مسیح کی خاطر ہوا۔ ایسا کلام کی منادی سن کر اور اُس پر ایمان لانے یا راستباز ٹھہرنے سے نہیں ہوا بلکہ مسیح کی فرمانبرداری اور راستبازی کو ان کے ذمہ لگانے سے ہوا ہے۔ وہ ایمان سے اُس کی راستبازی کو قبول کرتے اور اس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ یہ وہ ایمان ہے جو کہ اُنکا اپنا نہیں ہے بلکہ یہ خدا کا تحفہ ہے۔

2- مسیح اور اُسکی راستبازی پر ایمان لانا اور اسے قبول کرنا ہی ٹھہرنے کا ذریعہ ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ راستباز ٹھہرائے گئے شخص میں صرف ایمان ہی نہیں ہوتا بلکہ نجات بخش فضل کی تمام برکات بھی شامل ہوتی ہیں۔ یہ ایمان مردہ ایمان نہیں بلکہ زندہ ایمان ہے جو محبت کے ذریعہ اثر کرتا ہے۔

3- مسیح نے اپنی فرمانبرداری اور موت کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرائے جانے والوں پر سے گناہ کا تمام قرض مکمل طور پر اتار دیا ہے۔ اور ان کیلئے خدا کے انصاف کو حقیقی اور مناسب طور پر پورا کیا ہے۔ پھر بھی چونکہ وہ خدا کی طرف سے گنہگاروں کیلئے

دے دیا گیا اور اسکی فرمانبرداری اور کفارہ کو ان کے حق میں قبول کیا گیا، تاہم یہ سب مفت ہے نہ کہ ان کی کسی خوبی کی بنیاد پر ہے۔ اُن کا راستباز ٹھہرایا جانا اسلئے ہے کہ خدا کا فضل اور راستباز انصاف، گنہگاروں کے راستباز ٹھہرائے جانے سے جلال پائے۔

4- خدا نے ازل ہی سے تمام برگزیدوں کو راستباز ٹھہرا دیا تھا۔ اور جب وقت پورا ہو گیا تو مسیح ان کے گناہوں کے لیے موا اور انہیں راستباز ٹھہرانے کے لیے جی اٹھا۔ تو بھی وہ تب تک راستباز نہیں ٹھہر سکتے تھے۔ جب تک کہ روح القدس مقرر وقت پر مسیح کے کام کو ان کے لیے استعمال نہ کرتا۔

5- خدا راستباز ٹھہرائے جانے والوں کے گناہوں کو آگے بھی معاف کرتا رہیگا اور اگرچہ وہ اس راستبازی کے مرتبہ سے کبھی گرائے نہیں جائیں گے پھر بھی وہ اپنے گناہوں سے خدا کو جو ان کا باپ ہے ناراض کر بیٹھتے ہیں۔ یوں اُن پر خدا کی طرف سے بحالی کا نور مسلسل چمکنے کیلئے ضروری ہے کہ وہ حلیم ہو کر اپنے گناہوں کا اقرار کر کے معافی نہ مانگیں اور تازہ ایمان کے ساتھ توبہ نہ کریں۔

6- پرانے عہدنامہ کے ایمانداروں کو بھی اسی طریقے سے راستباز ٹھہرایا گیا تھا جس طرح نئے عہدنامے کے ایماندار راستباز ٹھہرائے گئے ہیں۔

باب نمبر۱۲

لے پالک ہونے کے متعلق بیان

1 – وہ سب جو راستباز ٹھہرائے گئے ہیں وہ اُسکے اکلوتے بیٹے خداوند یسوع مسیح میں اور اُسکے وسیلہ بخشے گئے ہیں اور خدا نے انہیں لے پالک ہونے کے فضل میں حصہ دار بنالیا ہے۔اب وہ اُسی شمار میں آتے ہیں اور خدا کے فرزندوں کی آزادی اور اختیارات کا مزہ لیتے ہیں۔ لے پالک ہونے کے روح کو حاصل کرنے سے انکی پہچان خدا کے نام سے ہے اور فضل کے تحت کے سامنے دلیری سے آکر اُسے کہا یعنی اے باپ کہہ کر پکار سکتے ہیں اور وہ ان کا باپ ہوتے ہوئے اُن پر رحم کرتا اور اُنکی حفاظت کرتا ہے۔وہ بھی اُسکے حضور سے خارج نہیں کیے جائیں گے بلکہ نجات کے دن کے لیے اُن پر مہر ہو چکی ہے اور وہ ابدی نجات کے وعدہ کے وارث ہیں۔

باب نمبر۱۳

تقدیس یعنی پاکیزگی کے عمل کے متعلق بیان

1-وہ سب جوایک بار بلائے گئے اور نئے بنائے گئے ہیں ان میں ایک نیا دل اور نئی روح تخلیق کی گئی ہے۔اسکے بعد وہ حقیقی اور شخصی طور پر مسیح کی نیکی کے کام یعنی اسکی موت اور جی اٹھنے کے باعث اور اُسکے روح اور پاک کلام کے باعث پاک کیئے گئے ہیں۔ گناہ کے جسم کے قبضہ کو برباد کر دیا گیا ہے اور وہ نجات بخش فضل میں زیادہ سے زیادہ بڑھتے اور زور پاتے جاتے ہیں تاکہ سچی پاکیزگی کو عمل میں لائیں جس کے بغیر کوئی شخص خدا کو نہیں دیکھے گا۔

2-تقدیس کا عمل انسان کی ساری زندگی میں مکمل نہیں ہوتا اور پھر بھی اس میں ناپاکی باقی رہ جاتی ہے۔جس سے مسلسل اور نہ ختم ہونے والی جنگ شروع ہو جاتی ہے یعنی جسم روح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور روح جسم کے خلاف خواہش کرتا ہے۔

3-اس جنگ میں بعض اوقات انسان میں باقی رہ جانے والی ناپاکی زیادہ زور آور ہو جاتی ہے تاہم مسیح کا روح جو پاک کرتا ہے،ایماندار کے لیے بھرپور امداد فراہم کرتا ہے اور انسانیت زور آور ہو جاتی ہے۔ایسے ہی مقدسین خدا کے خوف اور فضل میں پاکیزگی کمال تک پہنچاتے ہیں۔

باب نمبر۱۴

نجات بخش ایمان کے متعلق بیان

1 -اگر چہ برگزیدہ اپنی روحوں کی نجات پر ایمان رکھنے کے قابل ہوتے ہیں پھر
بھی انکے دل میں یہ نجات بخش ایمان مسیح کے روح کا کام ہے جو کلامِ مقدس اور پاک ساکرامنٹس
پر عمل کرنے اور دُعا کے وسیلہ سے بڑھتا اور مضبوط ہوتا ہے۔

2 -اس ایمان سے ایک ہی ایک مسیحی یہ مانتا ہے کہ کلامِ مقدس میں جو کچھ لکھا ہے وہ
سب سچ ہے کیونکہ اس میں خدا کا اختیار کام کرتا ہے۔اور جو کچھ اُس میں لکھا ہے خدا اُسے پورا کرتا ہے
اور ہمیں حکموں کی فرمانبرداری کرنے ،اسکے غضب سے کانپتے اور اِس زندگی اور آنے والی زندگی
میں وعدوں پر قائم رہنے کے قابل بناتا ہے۔لیکن فضل کے عہد کی بدولت راستباز ٹھہرنے ،مقدس
کیے جانے اور ہمیشہ کی زندگی کیلئے نجات بخش ایمان کے مطابق چلنے کے اصول، مسیح کو قبول
کرنا اور اس پر ایمان رکھنا ہیں۔

3 -اِس ایمان کے مختلف درجے ہیں یعنی کمزور ایمان اور مضبوط ایمان کبھی یہ
ایمان مضبوط ہوتا ہے کبھی کمزور لیکن آخر کار فتح حاصل کرتا ہے۔
یہ بڑھتا جاتا ہے تا کہ ہم مسیح کے وسیلہ جو ہمارے ایمان کی ابتداء اور انتہا ہے مکمل یقین حاصل کرلیں۔

باب نمبر ۱۵

زندگی کے لیے توبہ کے متعلق بیان

1-زندگی حاصل کرنے کیلئے توبہ، ایک بشارتی فضل ہے۔اس تعلیم کی منادی کرنا انجیل کے ہر خادم پر فرض ہے جیسا کہ مسیح پر ایمان کی منادی کرنا فرض ہے۔

2-اس کے وسیلہ سے ایک گنہگار صرف خطرہ کی نگاہ اور اثرات سے ہی محفوظ نہیں رہتا بلکہ اپنے گناہوں کی گندگی اور کراہیت کی بانسبت خدا کی پاک فطرت اور راست شریعت کا طالب ہوتا ہے۔

اور مسیح کے وسیلہ اس کے رحم کے بھید کی بدولت توبہ کرتا اور اپنے گناہوں پر غم کرتا اور ان سے نفرت کرتا ہے اور اُن کی طرف سے منہ پھیر کر خدا کی طرف کرتا ہے اور ارادہ کر کے اُس کے حکموں کی راہوں پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔

3-اگرچہ توبہ گناہ کا معاوضہ نہیں ہے اور نہ ہی معافی ہے جو ہمیں مسیح میں خدا کے فضل سے ملتی ہے تاہم یہ سب گنہگاروں کے لیے ضروری ہے تاکہ کوئی اِس کے بغیر معافی کی توقع نہ کرے۔

باب نمبر ۱۶

نیک کاموں کے متعلق بیان

1- نیک اوراچھے کام وہی ہیں۔جن کا خدانے اپنے پاک کلام میں حکم دیاہےاوروہ نہیں ہیں جوانسان کے نیک ارادے، اندھے جوش، تدبیر یا ظاہرداری پر مشتمل ہیں۔

2- یہ نیک کام جو کے خدا کے حکموں کی فرمانبرداری میں کیے جاتے ہیں۔ سچے اور زندہ ایمان کا ثبوت اور پھل ہیں۔اوران کے وسیلہ ایماندار اپنی شکرگزاری کا اظہار کرتے ہیں۔اپنے یقین کو پختہ کرتے ہیں۔اپنے بھائیوں کی ترقی کرتے ہیں، انجیل کی منادی کا اقرار کرتے اوراسے پورا کرتے ہیں، مخالفین کے منہ بند کرتے ہیں اور خدا کو جلال دیتے ہیں جس کی وہ کاریگری ہیں۔وہ مسیح میں تخلیق کیئے گئے ہیں تا کہ انکا پھل مقدس ٹھہرایا جائے اور ہمیشہ کی زندگی تک قائم رہے۔

3- اُنکی نیک کام کرنے کی صلاحیت اپنی طرف سے نہیں ہے بلکہ مکمل طور پر مسیح کے روح سے ہےاور فضل کی اُن برکات کے علاوہ جووہ پہلے ہی حاصل کر چکے ہیں۔انہیں اُسی روح القدس کے اثر کی ضرورت ہے جوان میں ارادےاور عمل دونوں کو پیدا کرتا ہے تا کہ اسے آگے بھی جوش کرنے کے قابل ہوجائیں۔لیکن یہ سوچ کر کہ اُن کا ہر کام روح القدس کی تحریک سے ہونا چاہئے انہیں بے پرواہ ہوکر بیٹھنا نہیں چاہئے بلکہ خدا کے اِس فضل پر جواُن میں ہے قائم رہتے ہوئے اسے جلال دینا چاہئے۔

4- وہ جو فرمانبرداری سے اِس زندگی میں اُن بلندیوں تک پہنچتے ہیں جہاں وہ اُس زندگی میں پہنچ سکتے ہیں۔ وہ بھی اپنے فرض سے زیادہ کام کرنے کی قابلیت سے بہت دور ہیں وہ خدا کی مرضی سے زیادہ کام نہیں کرسکتے بلکہ وہ اس کام کو بھی پوری طرح کرنے میں ناکام رہتے ہیں جو انہیں کرنے کو کہا گیا ہے۔

5- ہم اپنے نیک کاموں کے اجر میں گناہ کی معافی اور خدا کے ہاتھ سے ہمیشہ کی زندگی حاصل نہیں کرسکتے، کیونکہ ہمارے گناہوں اور آنے والے جلال میں کوئی میل نہیں ہے۔ اور ہم میں اور خدا میں بے حد فاصلہ ہے جسکے ہم نیک کاموں سے خوش نہیں کرسکتے اور نہ ہی اپنے ماضی کے گناہوں کا بدلہ چکا سکتے ہیں۔ لیکن جب وہ سب کر چکیں جو ہم کرسکتے ہیں تو ہم نے صرف اتنا ہی کیا ہے جتنا ہمیں کہا گیا تھا اور ہم بے فائدہ نوکر ہیں۔ اسلیئے وہ کام جو ہم نے کیئے ہیں اگر ان میں کوئی اچھائی ہے تو روح القدس کی وجہ سے ہے اور پھر اسلیئے کہ وہ ہم نے کیئے ہیں وہ ناپاک ہیں اور ان میں بہت ساری کمی اور غلطی ہے یہاں تک کہ وہ خدا کی عدالت کو برداشت نہیں کرسکتے۔

6- پھر بھی ایماندار کو مسیح کے وسیلہ قبول کرلیا گیا ہے اور اُسی میں اُسکے نیک کام بھی قابلِ قبول ہیں۔ اگرچہ وہ اُس زندگی میں مکمل طور پر خدا کی نظر میں الزام سے پاک نہیں ہیں۔ لیکن وہ انہیں اپنے بیٹے میں سے دیکھتا ہے اور اسے یہ پسند آتا ہے کہ وہ انہیں قبول کرے اور بہت سی کمیوں اور کمزوریوں کے باوجود انہیں اچھا اجر دے۔

7- وہ کام جو غیر نجات یافتہ آدمی کرتا ہے اگر وہ کام خدا کے حکموں کے مطابق

ہوں اور اُسکے اپنے لیے اور دوسروں کیلئے فائدہ مند بھی ہوں پھر بھی چونکہ وہ اُس دل سے نہیں
کیے گئے جو ایمان سے پاک کیا گیا ہے اور نہ ہی کلام مقدس کے صحیح طریقے

کے مطابق کیئے گیئے ہیں اور نہ ہی خدا کے جلال ظاہر کرنے کیلیئے کیئے گیئے ہیں اسلیئے وہ گناہ سے بھرے ہیں اور خدا کو خوش نہیں کر سکتے یا نہ ہی کسی آدمی کو خدا کا فضل حاصل کرنے کے قابل کر سکتے ہیں اور اُن کاموں کو نہ کرنا انسان کو خدا کی نظر میں زیادہ گنہگار بنا دیتا ہے۔

باب نمبر ۱۷

مقدسوں کے ہمیشہ تک محفوظ

رہنے کے متعلق بیان

1- وہ جنہیں خدا نے بلایا، اپنی محبت میں قبول کیا اور اپنی روح سے پاک کیا، وہ کبھی بھی فضل کے درجہ سے گرائے نہیں جاسکتے بلکہ وہ آخر تک محفوظ رہیں گے اور ہمیشہ کے لیے بچائے جاہیں گے۔

2- مقدسوں کا آخر تک محفوظ رہنا ان کی اپنی آزاد مرضی پر نہیں ہے۔ بلکہ خدا کی نہ بدلنے والی برگزیدگی پر ہے جو کہ خدا باپ کی مفت اور نہ بدلنے والی محبت سے ہے جس پر یسوع مسیح کی ضمانت اور شفاعت ہے روح القدس کا کام اور ان میں خدا کا بیج بویا گیا ہے اور فضل کا عہد ہے اور ان سب سے بڑھ کر نجات کے قائم رہنے کی یقین دہانی ہے۔

3- اس کے باوجود خدا شیطان اور دُنیا کی آزمائشوں سے ان میں آلودگی کا خطرہ باقی ہے، وہ اپنی ہمیشہ تک قائم رہنے والی نجات کو بھول سکتے ہیں، گناہ میں گر سکتے ہیں اور کچھ وقت کے لیے اسی حالت میں رہ سکتے ہیں اور خدا کو ناخوش کر سکتے ہیں اور روح کو رنجیدہ کر سکتے ہیں اور فضل کے معیار سے گر سکتے ہیں، اپنے دل کو سخت کر سکتے ہیں اور اپنے ضمیر کو زخمی کر سکتے ہیں اور دوسروں کو دُکھ دے سکتے اور بدنام کر سکتے ہیں اور خود پر وقتی عدالت بھی لا سکتے ہیں۔

باب نمبر ۱۸

فضل اور نجات کے یقین کے متعلق بیان

1- اگر چہ ریا کار اور غیر نجات یافتہ لوگ جھوٹی اُمیدوں سے خود کو بیفائدہ دھوکہ دیتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ خدا کی مہربانی اُن پر ہے اور وہ نجات یافتہ ہیں۔ لیکن اُنکی اُمیدیں فنا ہو جائیں گی۔لیکن وہ خداوند یسوع مسیح پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور اُس سے صاف محبت رکھتے ہیں اور پاک دل سے اسکے پیچھے چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔انہیں اس زندگی میں یقین ہے کہ ان پر فضل ہوا ہے اور وہ خدا کے جلال کی اس اُمید میں خوشی مناتے ہیں کو انہیں کبھی شرمندہ نہیں ہونے دے گی۔

2- یہ یقین صرف اندھی بھاگ دوڑ اور جھوٹی اُمید پر قائم نہیں ہے بلکہ ایمان کی یقین دہانی پر ہے جو نجات کے وعدوں کی الٰہی سچائی پر قائم ہے اور فضل پر ہے جسے ہم اپنے اندر محسوس کرتے ہیں اور جس کیلئے یہ وعدے کیے گئے ہیں۔اور لے پالک ہونے کی روح پر ہے جو ہماری روح کے ساتھ گواہی دیتا ہے کہ ہم خدا کے بیٹے ہیں، یہی روح ہماری میراث کا خواہش مند ہے ہم سب پر مخلصی کے دن کے لیے مہر ہے۔

3- کبھی ناکام نہ ہونے والا یہ یقین اس ایمان سے نہیں ہے جو صرف خدشبو ہی دے بلکہ ایک سچے ایماندار کو لمبا انتظار کرنا پڑ سکتا ہے اور اُسے بہت سی مشکلات سے

پالا پڑسکتا ہے۔تاہم وہ خدا کی طرف سے دی گئی چیزوں کی روح القدس سے
سمجھ حاصل کرکے اور پاک کلام کے علاوہ ہونے والے مکاشفات کے بغیر اور پاک کلام
کے درست استعمال سے ایمان پر قائم رہ سکتا ہے۔اسلئے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اپنے
بلاوے اور برگزیدگی کو یقینی بنانے کیلئے محبت کرے۔تاکہ اُس کا دل روح القدس کے
اطمینان اور خوشی سے،خدا کی محبت اور شکرگزاری سے اور اُس کی قوت اور فرمانبرداری کے جوش
سے اور اُس پر یقین کے پھل سے بھرا رہے۔یوں آدمی نجات کے کاموں میں
سُستی دکھانے سے بچا رہے گا۔

4- سچے ایماندار کا نجات پر یقین بہت سی باتوں کی وجہ سے ڈگمگا سکتا ہے اور کمزور
ہوسکتا ہے اور وہ گناہوں میں گر کر آلودہ ہوسکتا ہے اور روح کو رنجیدہ کرسکتا ہے۔وہ آزمائش
میں گر سکتا ہے اور خدا کی روشنی میں چلتے چلتے بھٹک کر اندھرے میں جا سکتا ہے پھر بھی خدا کا
تخم اس میں قائم رہتا ہے۔اور ایماندار زندگی،مسیح کی اور بھائیوں کی محبت اور دل کی دیانتداری،
اور فرض کی پہچان اور روح القدس کے کام کے وسیلہ وقت مقررہ پر پھر سے درست حالت میں آ
سکتا ہے۔

باب نمبر ۱۹

خدا کی شریعت کے متعلق بیان

1-خدا کے آدم کو کام کے عہد کے طور پر ایک قانون دیا جسکے ذریعہ خدا نے اُس سے اُسکی نسل سے ہمیشہ تک مکمل شخصی فرمانبرداری کا وعدہ کیا اور اُس پر قائم رہنے کی صورت میں زندگی کا وعدہ کیا اور نافرمانی کی صورت میں موت کا اعلان کیا اور حکم پر عمل کرنے کے لیے اُسے قدرت اور قابلیت سے بھرا۔

2-آدم کے گناہ کرنے کے بعد یہ شریعت راستبازی کے کامل قانون کے طور پر جاری رہی۔خدا نے یہ شریعت کوہ سینا سے دس حکموں کی صورت میں دی جو کہ دو تختیوں پر لکھی ہوئی تھی۔ پہلے چار حکم خدا سے متعلق ہیں اور باقی کے چھے حکم انسانوں کے ساتھ ہمارے تعلق کے بارے ہیں۔

3-اس شریعت کے علاوہ جو کہ عام طور پر اخلاقی شریعت کے طور پر جانی جاتی ہے۔ خدا کو پسند آیا کہ اسرائیل کو جو کہ اس دور کی کلیسیا تھی، مذہبی رسوم کے متعلق شریعت دے۔ جس میں عبادت کے متعلق بہت سے مخصوص حکم تھے۔ جو مسیح کے فضل کے کاموں وردکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور اُن میں اخلاقی فرائض کے بارے بھی مختلف ہدایات ہیں۔ اب نئے عہد نامہ میں ان تمام مذہبی رسوم کے حکموں کو نہیں مانا جاتا۔

4-خدا نے انہیں مختلف ریاستی قانون بھی دیے۔جو کہ اسرائیلی ریاست کے ساتھ ختم
ہو گئے جن پر عمل کرنا اب ضروری نہیں ہے۔

5-اخلاقی شریعت اب تک قائم ہے اور راستباز ٹھہرائے گئے اور باقی سب لوگوں
پر اسے ماننا فرض ہے۔اور ایسا صرف اس لیے نہیں کرنا ہے جس نے اس کا حکم کیا ہے۔

6-اگر چہ حقیقی ایماندار شریعت کے ماتحت نہیں رہے جو کہ عمل کے ذریعہ زندگی کا عہد تھا
اور اسی سے راستباز اور گنہگار ٹھہرایا جاتا تھا۔تاہم یہ ایمانداروں اور باقی سب کے لیے صرف اس
صورت میں فائدہ مند ہے کہ انہیں اس سے زندگی گزرانے کیلئے خدا کی مرضی کا پتا چلتا ہے۔
شریعت اُنکی راہنمائی کرتی ہے اور انہیں عمل کرنے کی پابند کرتی ہے اور انہیں بتاتی ہے کہ اُن
کا دل،فطرت اور زندگی گناہ آلودہ ہے۔

پس جب انہیں معلوم ہوتا ہے کہ ایسا ہی ہے تو وہ قائل ہوتے ہیں اور خود کو حلیم کرتے
ہیں اور گناہ سے نفرت کرتے ہیں اور مسیح اور اسکی فرمانبرداری کی ضرورت کو اپنی زندگی میں
محسوس کرتے ہیں۔شریعت گناہ کرنے سے منع کرتی ہے اور ظاہر کرتی ہے کہ انسان
کے گناہوں کا بدلہ کیا ہونا چاہیے؟ اور اِس زندگی میں گناہ کے کیا نتائج ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ گناہ
کی لعنت سے تو آزاد ہیں لیکن شریعت کا ڈر قائم ہے۔

شریعت کے وعدے خدا کی وفاداری کو اور حکموں پر عمل کرنے سے اُسکی برکات کو ظاہر کرتے ہیں۔
پس اگر کوئی شخص شریعت کے حکموں پر عمل کرتا ہے اور بدی سے دُور رہتا ہے تو یہ اس بات
کا ثبوت ہیں کہ وہ شریعت کے ماتحت ہے اور فضل سے خارج ہے۔

باب نمبر۲۰

مسیحی آزادی اور ضمیر کی
آزادی کے متعلق بیان

1 - مسیح یسوع نے انجیل کی خوشخبری کے مطابق جو آزادی ہمارے لیے حاصل کی اِس میں احساس گناہ سے آزادی خدا کے غضب سے آزادی، اخلاقی شریعت کی لعنت سے آزادی اور موجودہ خراب جہان سے آزادی، موت کے جوئے سے آزادی، گناہ کی غلامی سے آزادی، برگشتگی سے آزادی، موت کی رسیوں سے آزادی، صبر پر فتح اور ابدی عذاب سے آزادی شامل ہے۔ اسکے علاوہ وہ خدا تک مفت پہنچ اور اسکے حضور غلامی کے خوف کے بغیر بچوں جیسی پاک محبت سے کامل فرمانبرداری بھی شامل ہے۔ یہ سب برکات ان ایمانداروں کیلئے بھی تھیں جو شریعت کے ماتحت تھے۔ لیکن نئے عہد نامہ میں مسیحیوں کی آزادی کو بڑھا دیا گیا ہے۔ وہ اسکی رسمی شریعت کے جوئے سے آزاد ہیں۔ اسرائیلی اِسکے ماتحت تھے۔ اور مسیحیوں کو فضل کے تخت کے پاس جانے کی اور دلیری حاصل ہوئی ہے۔ اور خدا کے روح کی مفت رفاقت حاصل ہوئی ہے۔ شریعت کے ماتحت ایمانداروں معمولی طور پر اِن برکات کے حامل تھیں۔

2-صرف خدا ہی ضمیر کا مالک ہے اور اسے انسانی تعلیم اور حکموں سے آزاد رکھا ہے جو کہ اُسکے کلام کے مطابق نہیں ہیں۔ اور اس کے علاوہ ایمان اور عبادت سے بھی

اس کا تعلق نہیں ہے۔اسلئے انسانی تعلیم پر ایمان رکھنا اور انسانی حکموں کو ماننا،ضمیر کی آزادی کو دھوکہ دینے کے برابر ہے اور ان پر مکمل بھروسہ رکھنے والا ایمان اور مکمل اور اندھی فرمانبرداری ،ضمیر اور عقل کی آزادی کی بربادی ہے۔

3-وہ جو مسیحی آزادی کی آڑ میں گناہ کرتے یا بُری خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں اس سے مسیحی آزادی کو تباہ کرتے ہیں جو کہ ہمارے دشمنوں کے ہاتھ سے اس لیے حاصل کی گئی ہے تا کہ ہم اپنی عمر بھرے خوف ہو کر پاکیزگی اور راستبازی میں خداوند کی خدمت کریں۔

4-اور چونکہ وہ اختیار جو خدا کی طرف سے ہے اور وہ آزادی جو مسیح میں ہے،تباہ کرنے کیلئے نہیں ہے بلکہ اس لیے ہے تا کہ ہم ایک سوچ رکھتے ہوئے ایک دوسرے کو سنبھال لیں اور حفاظت کریں اور وہ جو مسیحی آزادی کی آڑ میں کسی بھی طرح کے قانونی اختیار کو اور قانونی عمل کو خواہ وہ قانون شہری ہو یا کلیسیائی توڑتے ہیں تو وہ خدا کے حکم کے مخالف ہیں۔

اور اگر وہ ایسی سوچ کو مشہور کرتے ہیں اور ایسے کام کو جاری رکھتے ہیں۔جو کہ فطری علم کے خلاف ہے یا وہ مسیحی عقل کے خلاف ہے یا ان حکموں کے خلاف ہے جو ان کی فطرت میں ہیں یا ایسے کاموں کو جاری رکھتے اور یہی تعلیم دیتے ہیں وہ معاشرتی امن اور کلیسیا کے انتظام کے خلاف ہیں۔انہیں قانون اور شریعت کے مطابق اور کلیسیائی طور پر عدالت میں لایا جائے اور اُن کے خلاف کاروائی کی جائے۔

باب نمبر۲۱

مذہبی عبادت اور سبت کے دن کے متعلق بیان

1 -فطری علم ظاہر کرتا ہے کہ کوئی خدا ہے جو سب کا خدا اور قادرِ مطلق ہے۔وہ بھلا ہے اور سب کے ساتھ بھلائی کرتا ہے۔وہ اس لیے ہے کہ اس کا خوف مانا جائے۔اس سے محبت کی جائے اور اس کی تعریف کی جائے۔اسے پکارا جائے۔اس پر بھروسہ رکھا جائے اور اپنے پورے دل سے روح اور سچائی سے اسکی خدمت کی جائے۔لیکن اس کی عبادت کیسے کی جائے یہ خدا نے خود ہی ظاہر کیا ہے اور اپنے الہام سے اس کیلئے قوانین مقرر کیے ہیں۔اور وہ یہ ہیں کہ اسکی عبادت آدمی کے ہاتھ کی کاریگری اور بتوں سے نہیں کی جائیگی اور نہ شیطان کی تعلیمات سے اور نہ کسی دکھائی دینے والی صورت سے اور نہ کسی ایسے طریقے سے جو کلام پاک میں بیان نہیں کیا گیا۔

2 -مذہبی عبادت صرف اور صرف خدا باپ اور بیٹا اور روح القدس کیلئے کی جائے یہ کہ فرشتوں،مقدسین یا کسی اور مخلوق کے لیے۔اور نہ انسان کے گناہ میں گرنے کے بعد سے مسیح یسوع کے علاوہ کسی اور درمیانی کے وسیلہ سے کی جائے۔

3 -شکر گزاری کے ساتھ دُعا مذہبی عبادت کا خاص حصہ ہے۔خدا تمام آدمیوں سے چاہتا ہے اور روح القدس کی مدد سے بیٹے کے وسیلہ سے،اُس کی مرضی کے مطابق اُسکے کلام کی سمجھ،اُس کی عزت،حلم،ایمان،محبت اور یقین سے اور ہو سکے تو آدمیوں کی زبان میں دُعا کی جائے۔

4-ان چیزوں کیلئے دُعا مانگی جاسکتی ہے جو جائز ہیں اور آدمی کی روزمرہ کی ضروریات مانگی جاسکتی ہیں یا وہ چیزیں جو ہمیشہ تک قائم رہیں گی لیکن مردوں کیلئے دُعا مانگنا جائز نہیں ہے اور نہ اُن کے لیے جو گناہ میں زندگی گزار کر مرے ہیں۔ پاک صحائف کو خدا کے خوف میں پڑھنا، پرُ اثر منادی کرنا اور خدا کے کلام کو سننا چاہیئے خدا کی فرمانبرداری میں، کلام کی سمجھ، ایمان اور عزت کے ساتھ اور فضل سے بھرپور دل کے ساتھ زبور گانے چاہیئں۔ان ساکرامنٹس کو ماننا چاہیئے جنہیں مسیح یسوع قائم کرکے گیا ہے، یہ سب خدا کی عبادت کا حصہ ہیں، اسکے علاوہ مذہبی عہد، ماتم، روزے اور مخصوص موقعوں پر شکرگزاریاں جو کہ اپنے وقتوں پر مقرر ہیں ان سب کو مقدس اور مذہبی مان کر عمل میں لایا جائے۔

6-انجیل کے دور میں دُعائیں یا مذہبی عبادت کا کوئی بھی حصہ خدا سے بڑھ کر نہیں ہے بلکہ خدا ہی جسکی عبادت روح اور سچائی سے ہر جگہ، اپنے اپنے خاندان میں ہر روز یا شخصی تنہائی میں اور لوگوں کے اجتماع میں کی جاتی ہے سب سے بڑا ہے۔

7-جیسا کہ یہ فطرت کا تقاضا بھی ہے کہ عام طور پر خدا کی عبادت کیلئے خاص وقت رکھا جائے۔ پس اپنے کلام میں بھی اس نے تمام وقتوں میں تمام آدمیوں کیلئے اپنے مثبت اخلاقی اور ابدی حکم کے وسیلہ سات دنوں میں سے ایک دن کو مخصوص کیا ہے تاکہ اس کے حضور اس دن کو پاک مانا جائے یہ دن سبت ہے۔ یہ دن دُنیا کی ابتداء سے لیکر مسیح کے جی اٹھنے تک ہفتہ کا آخری دن تھا اور مسیح کے جی اٹھنے کے بعد بدل کر ہفتہ کا پہلا دن ہو گیا جو کہ پاک کلام میں خداوند کا دن کہلایا اور یہ دُنیا کے آخر تک مسیحی

سبت کے طور پر جانا جائے گا۔

8-اسلئے یہ سبت دل کو پاک کر کے اور اپنے ہاتھوں کے کام کو درست کر کے پاک مانا جاتا رہا ہے۔اسلئے آدمی نہ صرف اپنے دن بھر کے کام کاج، باتوں، منصوبوں اور دنیاوی ملازمتوں کے بعد آرام کا خیال رکھتے ہیں بلکہ اکیلے اور اجتماعی عبادت کا پورا وقت خدا کے دن کو پاک مانتے ہوئے اسے دیتے ہیں۔

باب نمبر۲۲

شرعی وعدوں اور قسموں کے متعلق بیان

1-شرعت کے نام پر وعدہ کرنا، مذہبی عبادت کا حصہ ہے۔ جب کہ ایسے موقع پر جب کوئی شخص خدا کے نام پر قسم کھاتا ہے تو خدا کو اس یقین اور وعدے کے ساتھ گواہ ٹھہراتا ہے کہ وہ اسکی اس قسم کی سچائی اور جھوٹ کا فیصلہ کرے۔

2-آدمیوں کو صرف خدا کے نام پر ہی قسم کھانا چاہئے اور اسے مقدس جان کر نہایت عزت کے ساتھ لینا چاہیے۔ اس لیے اس جلالی اور بڑے نام پر بے فائدہ یا جھوٹی قسم کھانا یا کسی اور چیز کی قسم کھانا گناہ ہے اور اس کی مخالفت کرنی چاہیے۔ تاہم مخصوص وقتوں اور معیادوں پر قسم کھانے کی خدا کی طرف سے (جیسا کہ بیاہ کرتے ہوئے) نئے عہد نامہ اور پرانے عہد نامہ میں اجازت ہے۔ پس ایسے معاملات میں شریعت کے مطابق اور شریعت کو ماننے والوں کی طرف سے عہد باندھا جا سکتا ہے۔

3-جو کوئی عہد باندھتا ہے اسے اس سنجیدہ مذہبی کام کی گواہی کو سمجھنا چاہئے اور اسے ثابت کرنا چاہئے کہ اس کا مقصد سچائی کو ثابت کرنے کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ اور نہ کوئی شخص خود کو ایسے عہد کے ساتھ جوڑے جس میں سچائی اور بھلائی کے سوا کچھ اور ہو۔ اور وہی کرے جو اس کا ایمان ہے اور جو کچھ وہ بھلائی کے لیے کر سکتا ہے۔

4-ایک عہد آسانی سے سمجھ آنے والے اور سادہ الفاظ میں ہونا چاہئے جس میں

ہیر پھیر یا ذہنی چالاکی نہ ہو۔اس میں بدی کی خواہش نہ ہو، بلکہ کسی بھی صورت میں گناہ نہ ہواور آدمی اس پر پورا عمل کرے اگرچہ آدمی کا اس میں نقصان ہوتا ہو۔عہد کسی صورت میں توڑنا نہیں چاہیئے خواہ وہ کسی ایسے شخص نے باندھا ہو جو کسی مذہب اور خدا کو نہیں مانتا۔

5-قسم کھانا بھی عہد باندھنا جیسا ہی ہے اور اسے بھی ویسے ہی مذہبی حکموں کے مطابق باندھنا چاہیئے اور پوری ایمانداری سے نبھانا چاہیئے۔

6-قسم کی دوسری مخلوق کے سامنے نہیں کھانی چاہیئے بلکہ صرف اور صرف خدا کے سامنے اپنی مرضی سے شکر گزاری اور رحم کی غرض سے یا جو ہم چاہتے ہیں اسے حاصل کرنے کیلئے اختیار کیا جاسکتا ہے تاکہ ہم ضروری فرائض پر اور آخر تک قسم پر قائم رہیں۔

7-کوئی شخص اس چیز کیلئے قسم نہیں کھا سکتا جسے خدا کے کلام میں منع کیا گیا ہے یا وہ ان کاموں کو کرنے سے روکتی ہو جنکو کرنے کا حکم ہوا ہے یا جس قسم کو پورا کرنے کی قابلیت نہ ہو یا جسکو پورا کرنے کیلئے اسے خدا کی طرف سے توفیق بخشنے کا کوئی وعدہ نہ ہو۔جیسا کہ پوپ کی طرف سے،شادی کے بغیر زندگی گزارنے کی قسم، غربت کی زندگی اختیار کرنے اور مسلسل فرمانبرداری کی قسم،ان سب پر عمل کرنا بہت دُور کی بات ہے کیونکہ یہ غیر فطری اور گناہ کا پھندا ہے جس میں کوئی مسیحی خود کو پھنسانا نہیں چاہتا۔

باب نمبر۲۳

ریاست کے قانون کے متعلق

1-خدانے جوکہ تمام دُنیا کا سب سے بڑا مالک اور بادشاہ ہے، ریاستی حاکموں کومقرر کیا ہے تا کہ وہ خدا کے ماتحت، کوگوں پر، اسکے جلال کیلئے اور عوام کی بھلائی کیلئے ہوں اور انہیں اختیار کی تلوار دی ہے تا کہ جو اچھے ہیں ان کی حفاظت اور حوصلہ افزائی کریں اور برُوں کوسزا دیں۔

2-یہ شریعت کے مطابق ہے کہ مسیحی حاکم کے عہدہ کو مانیں۔
اور اس عہدے کونبھاتے ہوئے انہیں خاص طور پر چاہئے کہ وہ خداترسی،
انصاف اور امن کوریاست کے فائدہ مند قوانین کے مطابق عمل میں لائیں۔اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ اب نئے عہدنامہ کے دور میں بھی خدا کے حکم کے مطابق ضرورت کے وقت جنگ لڑ سکتے ہیں۔

3-ریاست کے حکموں کوپاک کلام کے حکموں اور ساکرامنٹس کا یا آسمان کی بادشاہی کے اختیار کی کنجی یاکم ازکم ایمان کے معاملات کا مطلب اپنی مرضی سےنہیں نکالنا ہے۔تاہم ریاست کے حاکموں کا یہ فرض ہے کہ شفیق باپ ہوتے ہوئے وہ ہمارے خداوند کی کلیسیا کی حفاظت کریں اور مختلف فرقوں میں سے کسی ایک کی طرفداری نہ کریں تا کہ کلیسیا کے تمام لوگ خواہ وہ کوئی بھی ہوکسی خطرہ اور دہشت کے

بغیر اپنے عقیدہ کے مطابق زندگی گزارنے میں بلا روک ٹوک آزادی محسوس کریں۔
اور جیسا کہ خداوند یسوع مسیح خود کلیسیا میں اختیار اور نظم وضبط مقرر کر کے گیا ہے تو
ریاست کے کسی قانون کو اس میں روک ٹوک کی اجازت نہیں ہے۔ اسلئے کسی بھی
فرقہ کے افراد کو انکے عقیدہ کے مطابق عبادت کرنے اور مذہبی رسوم کو ادا
کرنے دیا جائے۔ ریاست کے حاکموں کا فرض ہے کہ وہ اپنے سب لوگوں
کی حفاظت کریں اور ان کی بھلائی اس طریقے سے کریں کہ کوئی شخص مذہب
کو ماننے یا نہ ماننے کی وجہ سے دُکھ نہ اٹھائے اور کسی شخص کی بے عزتی نہ ہو۔
انتہا پسندی نہ ہو، کسی کے حق میں بُری بات نہ کی جائے اور کوئی زخمی نہ ہو
اور دھیان رکھا جائے کہ تمام مذہبی اور کلیسیائی عبادات اور اجتماع کسی بھی
طرح کی بدامنی کے بغیر ہو۔

4- یہ لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے حاکموں کیلئے دُعا کریں، انکی عزت کریں۔
انہیں خراجِ تحسین دیں اور ٹیکس ادا کریں انکے حکموں کو مانیں جو شریعت کے
مطابق ہیں اور اپنے ضمیر کی خاطر ان کے اختیار کے نیچے رہیں۔ مذہبی فرق کی
وجہ سے حاکموں کے اختیار اور انصاف سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور نہ ان کی فرمانبرداری سے
ہی انکار کیا جا سکتا ہے۔ کلیسیا کے لوگ بھی اس حکم سے باہر نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ
پوپ کا اختیار بھی ریاست کے حاکموں سے کم ہے اور انہیں بدعتی یا کسی دوسرے فرقہ
کا اقرار دے کر عہدے سے ہٹایا نہیں جا سکتا۔

باب نمبر۲۴

شادی اور طلاق کے متعلق بیان

1-شادی ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان ہو سکتی ہے اور ایک ہی وقت میں کسی مرد کیلئے ایک سے زیادہ بیویاں رکھنا اور کسی عورت کے لئے ایک سے زیادہ خاوند رکھنا خدا کے حکم کے مطابق نہیں ہے۔

2-شادی کا حکم اسلئے ہوا تا کہ میاں بیوی ایک دوسرے کی مدد کریں اور انسان کی نسل بڑھائے اور جائز اولا د ہو اور کلیسیا میں پاک لوگ ہوں اور ناپاکی کو دُور کیا جائے۔

3-پاک کلام کے مطابق ہر طرح کے لوگ شادی کر سکتے ہیں۔انہیں تحقیق کے بعد اقرار کیلئے سامنے لایا جائے۔مسیحیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ صرف خداوند کے خوف میں شادی کریں۔اسلئے بت پرستی،فرقہ پرستی،یا پوپ کے نام پر شادی نہ کی جائے۔اور نہ ہی ان سے شادی کر کے جو زندگی میں بدنام ہیں اور نفرت انگیز بدعت کے قائل ہیں کسی پر ناہموار جوٗا رکھا جائے۔

4-خون کے رشتوں میں شادی نہ کی جائے اور نہ اُن میں ہی شادی کی جائے جن سے شادی کرنے سے خدا کا کلام منع کرتا ہے۔اس طرح کی شادیاں آدمی کے کسی قانون کے تحت یا دونوں فریقوں کی رضامندی سے کسی کے میاں بیوی بن کر رہنے کیلئے جائز نہیں ہیں۔

5 دونوں فریقوں کی بات پکی ہونے کے بعد اگر شادی سے پہلے دونوں سے کوئی بھی زنا کاری کرے اور یہ معلوم ہو جائے تو دوسرا فریق اس بات کو ختم کر سکتا ہے۔اور شادی کے بعد زنا کاری کرنے کی صورت میں دوسرے فریق کی یہ حق حاصل ہے کہ وہ طلاق کیلئے مقدمہ دائر کرے۔اور طلاق کے بعد صرف دوسرے فریق موت کے بعد دوسری شادی کی جاسکتی ہے۔

6 اگرچہ آدمی کی ریاکاری سے انہیں جدا کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے جنہیں خدا نے جوڑا ہے تاہم حرامکاری کے علاوہ کوئی ایسی وجہ نہیں ہے جس کے باعث کلیسیا یا ریاست کا حاکم اس شادی کو ختم کرے ،حرامکاری کی صورت میں طلاق کیلئے عوامی اور عدالتی طریقہ کار کو مانا جائے اور اس معاملہ میں لوگوں کو ان کی مرضی سے اپنی شادی کی ختم کر لیں۔

باب نمبر ۲۵

کلیسیا کے متعلق بیان

1 عالمگیر کلیسیا یعنی تمام کلیسیا (فرقوں کی تفریق کے بغیر) جو کہ اس دنیا پر نظر آتی ہے۔اس میں سب برگزیدہ شامل ہیں جو کہ مسیح کا ایک بدن ہے اور وہ خود کلیسیا کا سر ہے اور کلیسیا اس کا بدن اور دلہن ہے جسکی معموری میں سب معمور ہوتے ہیں۔

2 اس دنیا میں نظر آنے والی کلیسیا جو کہ عالمگیر کلیسیا یا تمام کلیسیا ہے۔اس میں پوری دنیا سے وہ لوگ اور اُنکے بچے شامل ہیں جو سچے مذہب کا اقرار کرتے ہیں اور وہ خداوند یسوع مسیح کی بادشاہی اور خدا کا گھر اور خاندان ہیں جس سے باہر نجات نہیں ہے۔

3 اس عالمگیر کلیسیا کی جو زمین پر موجود ہے۔مسیح یسوع نے خدا کے عہد اور وعدے دیے ہیں تاکہ مقدسوں کی اکٹھا کیا جائے اور دُنیا کے ختم ہونے تک انہیں اسی زندگی میں کامل کیا جائے۔اور مسیح اپنے وعدوں کے مطابق اپنے روح اور اپنی حضوری کے وسیلہ ایسا کرتا ہے۔

4 عالمگیر کلیسیا تعداد میں کبھی بڑھتی اور کبھی گھٹتی رہی ہے۔اور چھوٹی چھوٹی کلیسیا ئیں کو اس ایک کلیسیا کا حصہ ہیں، پاکیزگی میں گھٹتی اور بڑھتی رہی ہیں کیونکہ انجیل کی تعلیم اور اس پر عمل کلیسیائی قوانین پر عمل اور کلیسیائی عبادات میں پاکیزگی کا کم یا زیادہ ہونے کا عمل گھٹتا بڑھتا رہا ہے۔

5 آسمان کے نیچے پاک ترین کلیسیا میں بھی کمی پائی جاتی ہے اور کچھ کلیسیا ئیں تو اس قدر ناپاکی کا شکار ہیں کہ وہ شیطان کا عبادت خانہ بن گئی ہیں پھر بھی زمین پر خدا کی مرضی کے مطابق عبادت کرنے کیلئے تمام کلیسیا ہیں۔

6

خداوند یسوع مسیح کے علاوہ اور کوئی کلیسیا کا سر نہیں ہے، نہ روم کا پوپ ہی کسی بھی طریقے سے کلیسیا کا سر ہو سکتا ہے۔

باب نمبر ۲۶

مقدسوں کی شراکت کے متعلق بیان

1 تمام مقدسین جو مسیح یسوع کے ساتھ جو اُن کا سر ہے روح اور ایمان کے وسیلہ ایک ہیں۔ وہ اُسکے فضل، دُکھوں، موت، جی اٹھنے اور جلال میں بھی شریک ہیں۔ وہ محبت میں ایک ہوتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ فضل کی برکتوں میں سریک ہیں۔ اور اپنے اور دوسروں کے فرائض کی پورا کرنے میں بھی شریک ہیں تا کہ انکے اندر کی انسانیت اور باہر کے انسانوں کی یعنی سب کی بھلائی ہو۔

2 مقدسوں کو چاہیئے کہ وہ پاک رفاقت رکھیں اور خدا کی عبادت میں شریک ہوں اور اس طرح کے اور روحانی کاموں سے ایک دوسرے کی روحانی ترقی کریں اور اپنی قابلیت سے ایک دوسرے کے کام آ کر دنیاوی باتوں میں ایک دوسرے کو آرام پہنچائیں اور خدا موقع دے تو تمام دُنیا میں موجود مقدسوں کو جو خداوند یسوع مسیح کا نام لیتے ہیں اس شراکت میں شریک کرنا چاہیئے۔

3 یہ شراکت جو مقدسوں کو مسیح کے ساتھ حاصل ہے کسی بھی طور سے انہیں مسیح کی الوہیت میں حصہ دار نہیں بناتی ہے اور نہ ہی انہیں مسیح کے برابر بناتی ہے۔ ان دونوں باتوں میں سے کسی بات کو بھی ماننا کفر ہے اور نہ ہی مقدسوں کی آپس میں شراکت سے وہ دوسرے کے نام کی برکت، خدمت اور لقب کو اپنے لیے حاصل نہیں کر سکتے۔

باب نمبر ۲۷

ساکرامنٹس کے متعلق بیان

1-ساکرامنٹس، فضل کے عہد کے مقدس نشانات اور مہریں ہیں جنہیں خدا نے خود مسیح یسوع کو اور اسکے کاموں کی برکات کو پیش کرنے کیلئے اور ہماری اُسکے ساتھ الفت کو پکا کرنے کیلئے اور ساری دُنیا اور کلیسیا کے لوگوں میں فرق ظاہر کرنے کیلئے اور اس کے کلام کے مطابق انہیں مسیح میں خدا کی خدمت سے جوڑنے کیلئے قائم کیا ہے۔

2-ہر ساکرامنٹس کی علامتی چیزوں اور ساکرامنٹ کے درمیان ایک روحانی تعلق یا ساکرامنٹس اتحاد ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ ایک ساکرامنٹ کا نام ہی ساکرامنٹ میں استعمال ہونے والی چیزوں کیلئے عزت و تعظیم ہوتا ہے۔

3-وہ فضل جو ساکرامنٹس میں اور اُنکے وسیلہ ظاہر ہوتا ہے وہ اسلئے نہیں دیا گیا کہ ساکرامنٹس میں کوئی قدرت ہے۔ اور نہ ساکرامنٹ کا فائدہ، اُنکو ادا کرنے والے کے ارادے پر ہی ہے بلکہ روح کے کام اور خدا کے کلام پر ہے جس نے ساکرامنٹ کو قائم کیا اور جسے وعدہ کی گئی برکتوں کو حقداروں کو دینے کا اختیار ہے۔

4-انجیلِ مقدس میں ہمارے خداوند یسوع مسیح نے صرف دو ساکرامنٹس کا حکم دیا ہے۔ یہ دونوں ساکرامنٹس، بپتسمہ اور خداوند کی پاک عشاء ہیں ان دونوں میں سے کوئی ساکرامنٹ بھی کوئی عام شخص ادا نہیں کرسکتا بلکہ صرف پادری جسے کلام کا خادم مقرر کیا گیا ہے۔

5- پرانے عہدنامہ کے ساکرامنٹس کی جگہ اب نئے عہدنامہ کے ساکرامنٹس قائم کیے گئے ہیں۔

باب نمبر ۲۸

بپتسمہ کے متعلق بیان

1-بپتسمہ نئے عہدنامہ کا ساکرامنٹ ہے جسے مسیح یسوع نے مقرر کیا۔ یہ ساکرامنٹس کلیسیا کے سامنے بپتسمہ پانے والے شخص کا اقرار ہی نہیں ہے بلکہ مسیح کی طرف سے فضل کے عہد کا نشان اور مہر ہے تاکہ وہ مسیح میں پیوست ہو کر نیا انسان بننے سے اپنے گناہوں کی معافی حاصل کرے اور اُسکے وسیلہ خدا کے سامنے نئی زندگی میں چلنے کیلئے پیش کیا جائے۔ یہ ساکرامنٹ مسیح نے خود مقرر کیا ہے اسلئے دُنیا کے آخر تک اسے کلیسیا میں جاری رکھا جائے۔

2-اس ساکرامنٹ میں جو چیز ظاہراً استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے وہ پانی ہے۔ جس سے پادری جو کلام کے مطابق انجیل کی خدمت کیلئے مقرر ہوا ہے، خدا باپ اور بیٹا اور روح القدس کے نام میں بپتسمہ دے۔

3-کسی کو پانی میں ڈبونا ضروری نہیں ہے بلکہ بپتسمہ دینے کیلئے پانی کو انڈلا یا یا چھڑکا جاسکتا ہے۔

4-بپتسمہ صرف اُن ہی کو نہیں دیا جاسکتا جو مسیح کی فرمانبرداری اور ایمان کا اقرار کرسکتے ہیں بلکہ بچوں کو بھی ان کے والدین کے اقرار پر بپتسمہ دیا جاسکتا ہے۔

5-اگرچہ اس حکم کو ماننے میں ٹال مٹول کرنا سخت گناہ ہے لیکن فضل اور نجات اسکی

وجہ سے نہیں ہے اور یہ سمجھنا بھی غلط ہے کہ کوئی شخص اسکے بغیر نئے سرے سے پیدا نہیں ہوسکتا یا نجات نہیں پا سکتا اور یہ کہ جن کا بپتسمہ ہوا ہے وہ سب یقیناً نئے مخلوق ہیں۔

6-ضروری نہیں کہ بپتسمہ کی برکات اور فضل کا اثر فوراً اسی لمحہ دیکھنے کو ملے جب بپتسمہ دیا گیا ہے بلکہ صحیح طریقے سے ادا کرنے کے باوجود اس کے وسیلہ وعدہ کیے گئے فضل کا اظہار اور روح القدس کا کام خدا کی مرضی کی مصلحت سے مقررہ وقت کیلئے بلائے گئے ہیں، ہوتا ہے۔

7-کسی بھی شخص کو زندگی میں صرف ایک ہی بار بپتسمہ دیا جا سکتا ہے۔

باب نمبر ۲۹

خداوند کی پاک عشاء کے متعلق بیان

1-خداوند یسوع مسیح نے جس رات وہ پکڑوایا گیا اپنے بدن اور خون کا ساکرامنٹ مقرر کیا جو پاک عشاء کہلاتا ہے تاکہ کلیسیا دُنیا کے آخر تک اسکی قربانی اور موت کی دائمی یاد میں اسے جاری رکھے۔اس ساکرامنٹ میں، مسیح کیلئے ان کی فرمانبرداری اور فرائض پر اور ایمانداروں کی آپس میں اور مسیح کے ساتھ شراکت پر مہر کی گئی ہے۔

2-اس ساکرامنٹ میں مسیح کو قربانی کیلئے خدا کے سامنے پیش نہیں کیا جاتا اور نہ ہی زندوں اور مردوں کے گناہوں کی معافی کیلئے کوئی حقیقی قربانی کی جاتی ہے بلکہ یہ اُس قربانی کی یادگار ہے جو اس نے ایک ہی بار سب کیلئے صلیب پر خود کو قربان کر کے ادا کی۔ یہ خدا کے حضور شکرگزاری اور حمدوثنا کا روحانی نذرانہ ہے۔
اسلئے پوپ کے تعلیم کی مطابق بدن کی قربانی (جیسا وہ کہتے ہیں) مسیح کے بدن کی قربانی نہیں ہے اور قابلِ نفرت ہے کیونکہ وہی ایک قربانی برگزیدوں کے تمام گناہوں کی بخشش ہے۔

3-خداوند یسوع مسیح نے اپنے پادری کو مقرر کیا ہے کہ وہ اُسکے لوگوں کے سامنے اُسکے حکم اور اسکے کلام سے دُعا مانگے اور روٹی اور مے کو برکت دے یوں انہیں عام چیزوں سے علیحدہ اور مقدس ٹھہرائے۔اور روٹی لے اور توڑے اور پیالے اور دونوں

کو جماعت کے سامنے پیش کرے لیکن ان کو پیش نہ کرے جو بعد میں جماعت میں داخل ہوں اور اس وقت موجود نہ ہوں جب پادری نے خدا کے کلام اور دُعا سے روٹی اور مے کو پاک ٹھہرایا۔

4-شخصی عبادت میں یا پادری کے علاوہ کسی اور خادم یا مناد سے یا کسی اور سے پاک عشاء لینا، روٹی اور مے کی عبادت کرنا، انہیں اُوپر اٹھانا یا اُنکے سامنے سر جھکانا یا انہیں کسی مذہبی مقصد کیلئے محفوظ کر لینا یہ سب کچھ غلط ہے اور مسیح نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا۔

5-اس ساکرامنٹ میں استعمال ہونے والے عناصر یعنی روٹی اور مے کو مسیح کے حکم کے مطابق اس کی صلیبی موت کی مناسبت سے استعمال کرنے کو کہا گیا ہے اور بعض اوقات ساکرامنٹ کو ادا کرتے ہوئے روٹی اور مے کو خداوند کا بدن اور خداوند کا خون کہہ کر پکارا جاتا ہے۔لیکن اصل میں وہ مسیح کا بدن اور خون نہیں بن جاتے ہیں بلکہ وہ روٹی اور مے ہی رہتے ہیں جیسا کہ وہ پہلے تھے۔

6-خادم کی دُعا سے روٹی اور مے کا مسیح کا بدن اور خون میں تبدیل ہو جانے کی تعلیم (نظریہ تبدیل) نہ صرف کلام مقدس کے مطابق درست نہیں ہے بلکہ انسانی عقل و حکمت بھی اسے تسلیم نہیں کرتی۔ایسا مان کر ساکرامنٹ کو ادا کرنا وہم پرستی اور بُت پرستی ہے۔

7-اس ساکرامنٹ کو لینے والے ظاہراً دکھائی دینے والی روٹی اور مے میں شریک ہوتے ہیں لیکن اندرونی طور پر ایمان سے نہ کہ جسمانی طور پر بلکہ روحانی طور پر مسیح کی صلیبی موت کی تمام برکتوں کو حاصل کرتے ہیں۔اسلئے مسیح کا بدن اور خون جسمانی

طور پر روٹی اور مے کے اندر یا ساتھ نہیں ہے۔تاہم اس حکم میں روحانی طور پر ایمانداروں کے ایمان کو پیش کیا گیا ہے جب کہ روٹی اور مے انکی ظاہراً سمجھ کیلئے ہیں۔

8-اگرچہ اس ساکرامنٹ میں ریاکار روٹی اور مے میں شریک ہوجاتے ہیں تو بھی وہ مسیح کے بدن اور خون میں شریک نہیں ہیں بلکہ اسلئے کہ وہ اس ساکرامنٹ میں شریک ہونے کے قابل نہ تھے اور وہ پھر بھی شریک ہوئے۔وہ خداوند کے بدن اور خون میں قصوروار ٹھہرتے ہیں تاکہ سزا پائیں۔یوں وہ مسیح کی میز کے پاس آنے کیلئے لائق نہیں ہیں۔

باب نمبر ۳۰

کلیسیاء کے اختیار کے متعلق بیان

1-خداوند یسوع مسیح نے اپنی کلیسیا کا سر اور بادشاہ ہوتے ہوئے کلیسیاء کے حاکموں کے ہاتھ انتظام اور اختیار رو دیا ہے جو کہ ریاستی حکم کے اختیار سے الگ ہے۔

2-ان حاکموں کو آسمان کی بادشاہی کی چابیاں دی گئی ہیں۔اُنکے پاس قدرت اور اختیار ہے کہ وہ گناہوں کو معاف کریں یا قائم رکھیں،اختیار اور کلام پاک سے توبہ نہ کرنے والے شخص کیلئے بادشاہی کو بند کردیں اور موقع ملے تو انجیل کی منادی سے اور توبہ کرنے والے شخص کے گناہوں کو معاف کر کے بادشاہی کو کھول دیں۔

3-کلیسیائی اختیار ضروری ہے تا کہ ٹھیک چال نہ چلنے والے بھائیوں کو درست کیا جائے اور دوسروں کو ایسے کام کرنے سے روکا جائے اور تھوڑے سے خمیر سے سارے گوندھے ہوئے آٹے کو خمیر ہونے سے روکا جائے۔مسیح کا احترام قائم رہے اور انجیل کی مقدس تعلیم کو مانا جائے اور خدا کے غضب سے بچا جائے جو کہ بدکار اور گنہگار کے ہاتھوں اسکے حکموں اور مہروں کو توڑنے کی وجہ سے کلیسیا پر نازل ہوسکتا ہے۔

4-اس اختیار کو استعمال کرنے کا صحیح طریقہ کار یہ ہے کہ اس شخص کے جرم کے مطابق پہلے ملامت کی جائے،وہ نہ سنے تو صرف ایک پاک عشاء لینے سے روکا جائے اور پھر بھی نہ سنے تو کلیسیا سے نکال دیا جائے۔

باب نمبر ۳۱

کلیسیا کی سنڈ یا مجلس کے متعلق بیان

1-انتظام کو اچھی طرح چلانے کیلئے اور کلیسیا کی مزید ترقی کیلئے کلیسیا کی سنڈ یا مجلس ہونی چاہئے اس میں پاسبان اور کلیسیاؤں کے اور بزرگ حاکم شامل ہو سکتے ہیں اور اس قدرت سے جو مسیح نے انہیں کلیسیا کی ترقی کیلئے دی ہے نہ کہ بربادی کیلئے، مجلس قائم کر سکتے ہیں۔اور جب بھی ان مجالس میں بیٹھیں تو کلیسیا کی ترقی کی خواہش رکھیں۔

2-سنڈ ز اور مجالس کا یہ کام ہے کہ وہ ایمان اور اخلاق کے مسائل کا حل کریں۔ کلیسیا کے انتظام اور خدا کی عبادت کے درست طریقے کیلئے قانون اور ضابطے مقرر کریں۔نظم وظبط کی خرابی کے متعلق شکایات سنیں اور انکا حل نکالیں۔جو حکم اور قانون خدا کے کلام کے مطابق ہوں انکی عزت کی جائے۔اور ایسا صرف اسلئے نہ کیا جائے کہ وہ خدا کے کلام کے مطابق ہیں بلکہ انکے اختیار کی وجہ سے انکی عزت کی جائے۔خدا کے کلام میں اس کا حکم ہوا ہے۔

3-رسولوں کے وقت سے لیکر اب تک تمام سنڈ ز اور مجالس، خواہ وہ عام ہوں یا خاص غلطی کر سکتی ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں بھی جنہوں نے غلطی کی۔اسلئے انہیں ایمان کا حصہ نہیں بنایا جا سکتا لیکن ان سے ایمان کے مطابق چلنے کیلئے مدد لی جا سکتی ہے۔

4-سنڈز اور مجالس کو صرف کلیسیائی معاملات کو سنبھالنا ہے۔ اور ریاست کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنا ہے۔ جب تک کسی خاص مسئلہ پر ریاست کی طرف سے کلیسیا کے بزرگوں کی مدد کی درخواست نہ کی جائے۔

باب نمبر۳۲

موت کے بعد آدمی کی حالت اور
مُردوں میں جی اُٹھنے کے متعلق بیان

1-موت کے بعد آدمی کا بدن خاک میں لوٹ جاتا اور مٹ جاتا ہے۔لیکن اُسکی روح جو نہ مرتی ہے اور نہ سوتی ہے اور کبھی فنا نہیں ہوتی۔فوراً خدا کے پاس لوٹ جاتی ہے جس نے اسے دیا تھا۔راستبازوں کی روحیں جو پاکیزگی میں کامل کی گئی ہیں سب سے بلند آسمانوں میں پہنچائی جاتی ہیں۔جہاں وہ اپنے بدنوں کی پوری نجات پانے کا انتظار کرتی ہیں اور خدا کے چہرے کو دیکھتی ہیں اور ریاکاروں کی روحیں جہنم میں جاتی ہیں جہاں وہ مکمل تاریکی اور عذاب میں آخری دن کی عدالت تک رہیں۔

2-آخری دن، وہ جو زندہ ہونگے وہ مریں گے نہیں بلکہ بدل جائیں گے اور تمام مردے انہی بدنوں میں جی اٹھیں گے۔

3-مسیح یسوع کی قدرت سے ناراستوں کے بدن ذلت ابدی کیلئے جی اُٹھیں گے اور راستبازوں کے بدن، پاک روح کے وسیلہ حیاتِ ابدی کیلئے جی اٹھیں گے اور جلالی بدن میں آرام پائیں گے۔

باب نمبر ۳۲

آخری عدالت کے متعلق بیان

1- خدا نے ایک دن ٹھہرایا ہے جس دن وہ راستی سے مسیح یسوع کے وسیلہ جسے باپ نے قدرت اور اختیار دیا ہے۔ دُنیا کی عدالت کریگا۔ اس دن نہ صرف باغی فرشتوں کی عدالت کی جائیگی بلکہ وہ تمام انسان جنہوں نے زمین پر زندگی گزاری مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے حاضر ہوں گے۔

اور جو کچھ انہوں نے اپنے خیالوں، لفظوں اور کاموں سے کیا ہے اس کا حساب دیں گے اور اپنے بدنوں میں جو کچھ بھی اچھا یا بُرا کیا ہے اس کا بدلہ پائیں گے۔

2- خدا نے یہ دن اسلیئے مقرر کیا تا کہ برگزیدوں کی ابدی نجات سے اپنے جلال اور رحم کو ظاہر کرے اور نافرمانوں اور ریاکاروں کو جہنم میں ڈال کر اپنے انصاف کو ظاہر کرے۔ تب راستباز ابدی زندگی میں داخل ہونگے اور خداوند کی حضوری سے لطف اندوز ہوں گے اور خوشی منائیں گے۔ اور ریاکار جو خدا کو نہیں جانتے اور یسوع مسیح کی انجیل کو نہیں مانتے وہ خدا کے جلال کی قدرت سے اور اسکی حضوری سے دور ابدی سزا اور عذاب میں جائیں گے۔

3- جیسا کے مسیح نے ہمیں پہلے ہی بتا دیا ہے کہ راستبازوں اور ناراستوں کیلیئے عدالت کا دن مقرر ہے۔ اس دن کوئی انسانی تدبیر کام نہ آئیگی۔ اسلیئے ہر وقت ہوشیار رہیں کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ خداوند کس گھڑی آئیگا اور کہنے کیلیئے ہمیسہ تیار رہیں کہ

,,آ خداوند یسوع جلد آ،، آمین؛